REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R-N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23

جلد ۴۴ — شمارہ ۱۲

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- مُنیر احمد خادم
نائبین:- قریشی محمد فضل اللہ، محمد نسیم خان

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

ہفت روزہ بدر قادیان ۱۴۳۵۱۶

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۲۱ شوال ۱۴۱۵ ہجری — ۲۳ امان ۱۳۷۴ ہش — ۲۳ مارچ ۱۹۹۵ء

اخبار احمدیہ

لندن ۲۱ جنوری (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ

احباب کرام پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازی عمر خصوصی حفاظت اور مقاصد عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حامی و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔

-٭-

کسی مذہب اور کسی قوم اور کسی گروہ کے آدمی کو نقصان رسانی کا ارادہ مت کرو

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی علیہ السلام

"میری تمام جماعت جو اس جگہ حاضر ہیں یا اپنے مقام میں بود و باش رکھتے ہیں اس وصیت کو توجہ سے سنیں کہ وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مُریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آ سکے۔ وہ پنجوقتہ نماز باجماعت کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں۔ وہ کسی کو زبان سے ایذا نہ دیں۔ وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ غرض ہر ایک قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بے جا حرکات سے مجتنب رہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں اور کوئی زہریلا خمیر ان کے وجود میں نہ رہے ...... اور تمام انسانوں کی ہمدردی ان کا اصول ہو اور خدا تعالیٰ سے ڈریں اور اپنی زبانوں اور اپنے ہاتھوں اور اپنے دل کے خیالات کو ہر ایک ناپاک اور فساد انگیز طریقوں اور خیانتوں سے بچاویں اور پنجوقتہ نماز کو نہایت التزام سے قائم رکھیں اور ظلم اور تعدی اور غبن اور رشوت اور اتلاف حقوق اور بے جا طرفداری سے باز رہیں اور کسی بدصحبت میں نہ بیٹھیں اور اگر بعد میں ثابت ہو کہ ایک شخص جو ان کے ساتھ آمد و رفت رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے احکام کا پابند نہیں ہے .... یا حقوق عباد کی کچھ پرواہ نہیں رکھتا اور یا ظالم طبع اور شریر مزاج اور بدچلن آدمی ہے اور یا یہ کہ جس شخص سے تمہیں تعلق بیعت اور ارادت ہے اس کی نسبت ناحق اور بے وجہ بدگوئی اور زبان درازی اور بدزبانی اور بہتان اور افترا کی عادت جاری رکھ کر خدا تعالیٰ کے بندوں کو دھوکہ دینا چاہتا ہے تو تم پر لازم ہو گا کہ اس بدی کو اپنے درمیان سے دُور کرو اور ایسے انسان سے پرہیز کرو جو خطرناک ہے اور چاہیئے کہ کسی مذہب اور کسی قوم اور کسی گروہ کے آدمی کو نقصان رسانی کا ارادہ مت کرو اور ہر ایک کیلئے سچے ناصح بنو اور چاہیئے کہ شریروں اور بدمعاشوں اور مفسدوں اور بدچلنوں کو ہرگز تمہاری مجلس میں گذر نہ ہو اور نہ تمہارے مکانوں میں رہ سکیں کہ وہ کسی وقت تمہاری ٹھوکر کا موجب ہوں گے۔" (اپنی جماعت کو متنبہ کرنے کیلئے ایک ضروری اشتہار رقم فرمودہ ۲۹ مئی ۱۸۹۸ء)

احمدی سائنس دانوں اور سائنس کے طالب علموں کو بیش قیمت نصائح

خلاصہ درس القرآن سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ عالمگیر

۲۵ فروری ۱۹۹۵ء بمطابق ۲۴ رمضان المبارک ۱۴۱۵ ہجری کو سورۃ آل عمران کی آیات۔ ان فی خلق السمٰوٰت والارض واختلاف اللیل والنہار.... عذاب النار (آیات ۱۹۱ - ۱۹۲) کی تفسیر کرتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدی سائنسدانوں اور سائنس کے طالب علموں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ احمدیوں کو چاہیئے کہ وہ سائنسی علوم میں ترقی کریں اور سائنسدانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ ذکر الٰہی کے ذریعہ اپنی سائنسی تحقیقات کو تقویت دیں تب ہی وہ اولوالالباب (عقلمند) کہلا سکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا

اولوالالباب سے مراد تمام سائنسدان نہیں ہیں بلکہ اولوالالباب کے دائرہ میں وہ سائنسدان آتے ہیں جو اپنی سوچوں کو ذکر الٰہی کے تابع رکھتے ہیں۔ جن کی تمام سوچیں ذکر الٰہی سے روشن ہوتی ہیں جن کی جستجو کا ہر قدم انہیں نئے نئے معارف عطا کرتا ہے اور جنہیں ہر راز خدا کے قریب کر رہا ہوتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اس آیت میں مسلمانوں کو یہ پیغام ہے کہ اگر اپنی تقدیریں بدلنی ہیں دوسروں پر غالب آنا ہے تو تمہیں یہ فوقیت حاصل ہے ان پر کہ ان کا تدبر ذکر الٰہی کے بغیر ہے۔ اس لئے یہ سفر علم کے باوجود اندھیرے تک ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ یہ کائنات باطل ہے اس لئے باطل سمجھ کر جو تدبیر کریگا وہ بنی نوع انسان کے لئے نقصان کا موجب بنے گا کیونکہ باطل اور بیکار فضول چیز ضائع بھی ہو جائے تو فرق کیا پڑتا ہے۔ جب یہ مقصد ہے تو ایک قوم دوسری قوم کو ہلاک کر دے صفحہ ہستی سے مٹا دے تو کیا فرق پڑتا ہے۔ ایسے فکر کرنے والے جتنا بھی زیادہ فکر کرتے ہیں اس دنیا کے لئے ایک طرف تو فائدے کا موجب بن رہے ہیں۔ اور دوسری طرف ان کے ہاتھوں دنیا کے ہلاکت کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ اس لئے وہ محققین تو کہلا سکتے ہیں۔ اولی الالباب نہیں کہلا سکتے۔ اولی الالباب کی شرط ہے کہ اللہ کی یاد ہو۔ اب آپ دیکھ لیں کہ یہ کتنا عظیم مضمون ہے جس کو آج کے زمانے

(باقی صفحہ ۱۵ پر)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ
ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۳؍امان ۱۳۷۴ہش

توہینِ رسالت اور قرآن کی ہدایت

(۲)

گذشتہ گفتگو میں ہم نے قرآن مجید کی واضح آیات سے یہ ثابت کیا تھا کہ قرآن مجید کی روشنی میں توہین رسالت کرنے والوں کی کوئی دنیوی سزا نہیں ہے اور نہ ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ سے ثابت ہے کہ آپؐ نے کبھی اپنی توہین کرنے والوں کو کوئی سزا دی تھی بلکہ ہمیشہ ہی آپ نے اس معاملہ کو خدا کے سپرد فرمایا کہ اللہ خود ہی قیامت کے روز اس بات کا فیصلہ فرمائے گا۔

آج کی گفتگو میں ہم تاریخ اسلام کا ایک ایسا واقعہ پیش کرتے ہیں جسے قرآن مجید کی واضح تائید و تصدیق حاصل ہے اور جس سے یہ ثابت ہوگا کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے شدید سے شدید دشمنوں کو بھی جو آپؐ کی توہین و تذلیل کرنے میں سب سے پیش پیش تھے سزائے موت تو درکنار کوئی دوسری بدنی سزا بھی نہیں دی۔ واقعہ یوں ہے کہ غزوہ بنو مصطلق سے واپسی پر ایک چشمے پر پانی کے انتظار میں انصار اور مہاجرین کا جھگڑا ہوگیا۔ اس سے رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی ابن سلول نے فائدہ اٹھاتے ہوئے انصار کو مہاجرین کے خلاف ورغلانا چاہا اور اس نے اور اس کے بعض ساتھیوں نے یہاں تک کہا کہ تم فکر نہ کرو اس مرتبہ مدینہ پہنچ کر مدینہ کا جو سب سے معزز آدمی یعنی عبداللہ بن ابی ابن سلول ہے وہ سب سے زیادہ ذلیل آدمی یعنی نعوذ باللہ من ذالک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں سے نکال دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس بد منصوبہ کو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر بذریعہ وحی ظاہر فرمایا چنانچہ ارشاد ربانی ہے۔

يَقُولُونَ لَئِن رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ ۚ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝ (المنافقون : ۹)

ترجمہ:۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹ گئے تو جو مدینہ کا سب سے معزز آدمی ہے وہ مدینہ کے سب سے ذلیل آدمی کو وہاں سے نکال دے گا۔ حالانکہ حقیقی عزت اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں کو ہی حاصل ہے بات یہ ہے کہ منافق اس بات کو نہیں جانتے۔

جب عبداللہ اور اس کے ساتھیوں نے ایسا کہا تو صحابہ کو بہت طیش آیا۔ مگر کسی صحابی نے قانون کو اپنے ہاتھ میں نہ لیا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ہمیں اجازت دیں کہ ہم توہین رسول کرنے والے اس بدبخت کا سر تن سے جدا کر دیں۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو اجازت نہ دی۔ چنانچہ عبداللہ کا بیٹا جو ایک مخلص مسلمان تھا آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی اے اللہ کے رسول بجائے اس کے کہ آپ کسی اور کو اس کے قتل کی اجازت دیں آپ مجھے ہی اس خدمت کا شرف بخشیں تا ایسا نہ ہو کہ کسی کے قتل کر دینے پر بعد میں میرے دل میں کبھی قصاص کا خیال پیدا ہو آپؐ نے عبداللہ کے بیٹے کو بھی سختی سے منع فرمادیا اور اس کی اجازت نہیں دی۔

(سیرت ابن ہشام)

یہ توہینِ رسولؐ کا واقعہ ایسا ہے جو احادیث اور سیرت کی کتابوں میں درج ہے اور قرآن مجید کی تائید اسے حاصل ہے۔ یہی شخص عبداللہ کی جب وفات ہوتی ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کا جنازہ پڑھانے کے لئے نکلتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپؐ کا راستہ روک کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور عرض کرتے ہیں اے اللہ کے رسول کیا آپ کو پتہ نہیں کہ یہ شخص منافق تھا، آپ کی توہین و تذلیل اس کا شیوہ تھا کیا آپ ایسے شخص کا جنازہ پڑھائیں گے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ پر وہ آیات نازل نہیں ہوئیں جن میں یہ ذکر ہے کہ اگر تو ستر دفعہ بھی ان کے لئے استغفار کرے گا تو میں نہیں بخشوں گا۔ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر! میرا راستہ چھوڑ دو میں ستر سے زیادہ مرتبہ استغفار کرلوں گا ــــ یہ ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہے قرآن! جو ہر اس الزام سے پاک ہیں جو آج کے مولوی ناموس رسول یا توہین رسالت کے ناموں سے اپنے دنیوی فوائد کی خاطر قرآن پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر لگاتے ہیں۔

(خلاصہ عبارت خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ فرمودہ ۲۹ جولائی ۱۹۹۴ء)

اب اس واضح سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اور قرآن مجید کی واضح تعلیم کے برعکس اگر کوئی ایسی حدیث پیش کرے یا کوئی ایسا تاریخی واقعہ پیش کرے یا ازمنہ وسطیٰ کے بعض دنیادار مفتیان کے فتاویٰ کو پیش کرے تو مذکورہ بالا آیت قرآنی اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ایسی تمام مخالفانہ حدیثوں، تاریخی واقعات یا مفتیان کے فتاویٰ کو باطل قرار دیں گے۔

توہین رسالت کے لئے بدنی سزا کو اور قتل کو جائز قرار دینے والے لوگ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے دو واقعات اپنی تائید میں پیش کرتے ہیں ایک تو یہ کہ آپ نے دو یہودیوں کعب بن اشرف اور ابو رافع کو موت کی سزا سنائی اور دوسرا واقعہ ایک یہودی عورت کا ہے جس نے کھانے میں زہر ملا دیا تھا اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو بچ گئے تھے لیکن ایک صحابی اس شدید زہر کے اثر سے موقع پر ہی دم توڑ گئے تھے

مذکورہ ہر دو واقعات میں سے پہلے دو یہودیوں کو توہین رسالت کے لئے نہیں بلکہ اُن کی دھوکہ دہی اور غداری کے نتیجہ میں قتل کیا گیا تھا۔ اور غدار کی سزا یقیناً قتل ہوتی ہے۔ جہاں تک کھانے میں زہر ملانے والی یہودی عورت کا تعلق ہے تو اس کو مقتول صحابی کے رشتہ داروں کے مطالبۂ قصاص پر سزائے موت سنائی گئی۔ اس میں بھی توہین رسالت کا کوئی دخل نہیں تھا۔

پس قرآن مجید کی کسی ایک آیت سے بھی کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ توہین رسالت کی سزا قتل ہے۔ اور قرآن مجید کی پُر حکمت تعلیم میں توہین رسالت کی سزا اس لئے قتل نہیں ہے کہ اگر اس تعلق میں قتل کی سزا دی جائے تو پھر دیگر مذاہب والوں کو بھی حق ہونا چاہیئے کہ وہ ان کے نبیوں کی توہین کرنے والوں کے لئے بھی قتل کی سزا تجویز کریں مثلاً عیسائیوں کو یہ حق ہونا چاہیئے کہ اگر کوئی حضرت مسیح کو خدا کا بیٹا نہ مان کر ان کی توہین کرے اس کو قتل کیا جائے ہندوؤں کو یہ حق ہونا چاہیئے کہ جو بھی شری رام چندر اور شری کرشن جی کو جھوٹا سمجھے وہ اُسے قتل کردیں اور اس طرح یہ ایسا سلسلہ قتل و غارت کا چل پڑے گا کہ پھر اس کو روکنا کسی کے بس میں نہ رہے گا۔

جہاں تک حکومتوں کا معاملہ ہے اگر ایک حکومت سزا دے گی تو ملزم دوسری حکومت میں پناہ لے لے گا جیسا کہ اب ہو رہا ہے اور پھر پناہ دینے والی حکومتیں ایسے ملزمین کی جی کھول کر حوصلہ افزائی کر رہی ہیں۔ انہیں توہینِ رسالت پر ایوارڈ دیئے جا رہے ہیں جیسا کہ سلمان رشدی اور تسلیمہ نسرین کو مختلف عیسائی ممالک میں دیئے جا رہے ہیں۔

"ـــ اور پھر بالآخر یہ مسئلہ بھی حل طلب رہے گا کہ (باقی صـ۱۲ـ پر)

ارشادِ نبوی
التَّعْزِيَةُ مَرَّةٌ
(تعزیت ایک دفعہ ہی کافی ہے)
(منجانب)
یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی

طالبانِ دُعا:۔
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
۱۶ میںگولین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

YUBA
QUALITY FOOT WEAR
بانی پولیمرز
کلکتہ ۷۰۰۰۴۶
ٹیلیفون نمبرز:۔
43-4028-3137-5206

خطبہ جمعہ

اللہ سے تقویٰ ہی کی استطاعت مانگو۔ تقویٰ بڑھے گا تو مال خود بخود خدا کی راہ میں نکلیں گے

وقفِ جدید کے ۴۰ ویں سال کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے مالی قربانی کے نظام پر پُر اثر انگیز خطبہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۶ جنوری ۱۹۹۵ء بمقام مسجد فضل لنڈن۔

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

اِنَّمَآ اَمْوَالُکُمْ وَ اَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ ؕ وَاللّٰہُ عِنْدَہٗٓ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝

فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا وَ اَنْفِقُوْا خَیْرًا لِّاَنْفُسِکُمْ ؕ وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعِفْہُ لَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ؕ وَاللّٰہُ شَکُوْرٌ حَلِیْمٌ ۝ (التغابن : ۱۶ تا ۱۸)

آج کے خطبے کا موضوع مالی قربانی ہے جیسا کہ ان آیات سے ظاہر ہے جن کی مَیں نے تلاوت کی ہے مگر ان کے لئے جن کو ترجمہ آتا ہو اس لئے مَیں ابھی ان آیات کا ترجمہ بھی کروں گا۔ مالی قربانی اس تعلق میں ہے کہ وقفِ جدید کا انتالیسواں سال خدا تعالےٰ کے فضل کے ساتھ بہت کامیابی کے ساتھ اختتام کو پہنچا ہے اور چالیسواں سال شروع ہو رہا ہے۔ ہمارا یہی دستور رہا ہے کہ جس مہینے میں وقفِ جدید کا آغاز کیا گیا تھا اسی مہینے میں یا اس کے بعد دسمبر کے کسی جمعہ میں نئے سال کے افتتاح کا اعلان ہو چونکہ وقفِ جدید کا آغاز سن ۱۹۵۷ء میں دسمبر کے مہینے میں ہوا تھا۔ (نومبر میں یا اکتوبر میں ہوا تھا) اس لئے پہلی دفعہ جو مالی تحریک ہوئی ہے وہ دسمبر کے جلسہ سالانہ پہ ہوئی۔ پس اس پہلی دفعہ کی نسبت سے بالعموم یہی دستور رہا ہے کہ جلسہ سالانہ میں جو بھی جمعہ آیا کرتا تھا اس میں اعلان ہوا کرتا تھا کبھی اگر مصروفیت کی وجہ سے وقفِ جدید کا اعلان نہ ہو سکے تو آئندہ سال جنوری کے پہلے جمعہ میں یہ اعلان ہو جاتا تھا۔ تو امسال بھی چونکہ قادیان کے جلسے کے سلسلے میں بہت سے امور پر گفتگو ہونی تھی اس لئے یہی فیصلہ ہوا کہ ہم جنوری کے پہلے خطبے میں ہی وقفِ جدید کا اعلان کریں گے۔

وقفِ جدید حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریکات میں سے سب سے آخری تحریک ہے لیکن چونکہ الٰہی منشاء کے مطابق جاری ہوئی تھی اس لئے اس سے متعلق آپ کو بہت ہی مبشر رؤیا بھی دکھائی گئیں اور جو ولولہ آپ کے دل میں پیدا کیا گیا اس کا یہ حال تھا کہ آپ نے ایک موقع پر فرمایا کہ میرے دل میں اتنا جوش ہے اس تحریک کے لئے کہ اگر جماعت میرا ساتھ نہ دے، جو ویسے ناممکن بات تھی۔ مگر احتمالاً ایک فرضی ذکر کے طور پر بعض دفعہ انسان یہ دلیل قائم کرتا ہے، تو اپنے قلبی جوش کے اظہار کے لئے آپ نے فرمایا کہ اگر میرا جماعت ساتھ نہ دے، تو مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں، اپنے کپڑے بیچنے پڑیں تب بھی مَیں ضرور اس تحریک کو جاری کر کے رہوں گا اور یہ بیماری کے ایام کا آپ کا عزم ہے جب کہ بیماری کے ایام میں ارادے کمزور پڑ جایا کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالےٰ کے فضل کے ساتھ وقفِ جدید کو جو خدا تعالےٰ نے بعد میں برکتیں عطا فرمائیں وہ اس بات کی مظہر ہیں کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں یہ تحریک الٰہی تحریک ہی تھی اور جو ولولہ اللہ نے ڈالا تھا وہ الٰہی ولولہ ہی تھا جو ساری جماعت کے دلوں میں منتقل ہونا شروع ہوا یہاں تک کہ یہ تحریک اب خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت مستحکم ہو چکی ہے۔

قرآن کریم کی جن آیات کی مَیں نے تلاوت کی ہے ان کا ترجمہ یہ ہے کہ تمہارے اموال اور اولادیں محض فتنہ ہی تو ہیں "انما اموالکم و اولادکم فتنۃ"۔ یہ ایک محض فتنہ ہی ہیں تمہارے لئے آزمائش کا ایک ذریعہ بنی ہوئی ہیں ورنہ تم اولادوں کو چھوڑ کر جب واپس چلے جاتے ہو تو کچھ بھی ساتھ نہیں لے کے جاتے۔ جب اموال کو چھوڑ کر چلے جاتے ہو تو خالی ہاتھ جاتے ہو۔ آزمائش میں جو تم پورے اُترتے ہو وہی تمہاری دولت ہے یعنی وہی مال تمہارا ہے جو آزمائش میں پورا اُترنے کے نتیجے میں نیک راہوں پر خرچ ہوا اور اس کا حساب خدا تعالیٰ کے نزدیک دوسری دُنیا میں منتقل ہو جائے۔ وہی اولاد تمہاری اولاد ہے جو تمہارے بعد آنے والے کل میں تمہارے لئے سربلندی کا موجب بنے، تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب ہو، تمہارے لئے دُعاؤں کا موجب بنے، تمہارے درجات کی بلندی کا موجب بنے اور یہ چیزیں آزمائش کے بغیر حاصل نہیں ہوتیں۔ تو فتنہ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ساری اولاد فتنہ ہی ہوتی ہے۔ یہ تو بڑا سخت ایک ناپسندیدگی کا کلمہ ہے جو ہمارے ہاں اگر استعمال کیا جائے تو لوگ ناراض ہو جائیں کہ تمہاری اولاد ہے کہ فتنہ ہے تو ان معنوں میں مراد نہیں ہے۔ مال بھی فتنہ ہے اولاد بھی فتنہ ہے یعنی آزمائش کا ایک ذریعہ ہے اور اس فتنے سے اللہ کے فضل بھی حاصل ہو سکتے ہیں اور اس فتنے سے اللہ تعالیٰ کی رضا کھوئی بھی جا سکتی ہے تو فتنے میں دونوں پہلو ہوتے ہیں۔ فتنے پر پورا اُترنے والا بہت زیادہ فضلوں کا وارث بن جاتا ہے۔ ہار جانے والا جو ہاتھ میں ہوتا ہے اس کو بھی کھو دیتا ہے۔

پھر فرمایا "واللہ عندہ اجر عظیم" اور اللہ وہ ہے جس کے پاس بہت بڑا اجر ہے۔ یعنی ان دونوں کو اگر خدا کی راہ میں خرچ کرو گے اولاد کو بھی اور اموال کو بھی تو یاد رکھو کہ اجر خدا کے ہاتھ میں ہے اور عظیم اجر ہے۔ اس کی وسعت اس دُنیا پر بھی حاوی ہے اور اس دنیا پر بھی حاوی ہے۔ عظیم کا ایک تو معنا ہے زیادہ۔ اور ایک عظمت اس چیز کو کہتے ہیں جس کے دائرہ سے کوئی چیز بھی باہر نہ رہے وسیع ہو جائے، ہر چیز پر اس کا اثر وسیع ہو جائے۔ تو اس پہلو سے "اجر عظیم" کا مَیں یہ ترجمہ کر رہا ہوں کہ بہت بڑا اجر اور ایسا اجر جو دُنیا پر بھی اپنی رحمت کا سایہ کئے ہوئے ہے اور آخرت پر بھی اپنی رحمت کا سایہ کئے ہوئے ہے۔

"فاتقوا اللہ ما استطعتم" پہلے بھی مَیں نے اس کا ذکر کیا تھا یہاں یہ نہیں فرمایا کہ "اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ما استطعتم" یہ

فرمایا ہے "فاتقوا اللہ ما استطعتم" اور مضمون ہے خرچ کا۔ یعنی یہ حکمت واضح فرمائی جا رہی ہے کہ تمہارے خرچ میں کوئی دلچسپی نہیں ہے اس خرچ میں دلچسپی ہے جو تقویٰ کی استطاعت بڑھنے کے ساتھ ساتھ بڑھتا چلا جائے گا۔ اس خرچ میں دلچسپی ہے جو اللہ کے تقویٰ کی خاطر اس کی رضا کی خاطر تم پیش کرو گے ورنہ محض مال میں تو کوئی دلچسپی نہیں ہے اللہ کو کیونکہ وہ سارا مال اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔ وہی عطا کرتا ہے اسی نے سارا نظام اقتصادیات بنایا اور اسی کے قوانین کے تابع یہ جاری ہے جس کو چاہے عطا فرمائے، جس سے چاہے چھین لے اس لئے مال کی بحث نہیں ہے، تقویٰ کی بحث ہے۔

اس کی وضاحت اس لئے ضروری ہے اور اسی غرض سے میں نے اس آیت کا آج کے لئے انتخاب کیا تھا کہ بعض دوست اپنی نادانی میں یہ سمجھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ میں جو مال مال کا چرچا ہو رہا ہے گویا کہ محض ایک تاجر ذہنیت کی جماعت ہے، ہر وقت مالوں کے مطالبے ہو رہے ہیں اور اس خیال کو بعض اپنی طرف سے تو پیش نہیں کرتے اپنے غیر احمدی دوستوں کی طرف منسوب کر کر کے پیش کرتے ہیں اور جو کرتا ہے وہ اپنے دل کا ایک داغ ضرور دکھا جاتا ہے ورنہ جو مالی نظام کو سمجھتا ہو اور خدا کی خاطر قربانی کرنے والا ہو اس کا غیر احمدی دوست اگر یہ بات کہے گا تو اس کو ہزار جواب وہ اپنی طرف سے دے سکتا ہے کہ تمہیں پتہ ہی کیا ہے تم لوگ تو خدمت دین کرنے کے لئے بھی بھکاری بنے ہوئے ہو یعنی بڑی بڑی امیر طاقتوں سے پیسے لیتے ہو تو خدمت کرتے ہو۔ خدمتِ دین تو وہ ہوتی ہے کہ اپنی جیب سے انسان خرچ کرے اور پھر خدمت بھی کرے اور پھر اللہ تعالیٰ نے تو سارے قرآن میں جگہ جگہ، صفحہ الٹیں تو مالی قربانی کا ذکر ملتا ہے بلکہ خدا کے ساتھ بیعت کی شرط میں اس کو داخل فرما دیا۔

اِنَّ اللّٰہَ اشۡتَرٰی مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اَنۡفُسَہُمۡ وَ اَمۡوَالَہُمۡ بِاَنَّ لَہُمُ الۡجَنَّۃَ ؕ (التوبہ: ۱۱۱)

خدا کو اتنی ضرورت تھی مال کی کہ وہ بیعت جو خدا سے ہوتی ہے اس بیعت کی دو شرطیں ہیں ان کی جانیں بھی خدا نے لے لیں ان کے مال بھی لے لئے۔ یہ سودا ہوا ہے جس کے نتیجے میں ان کو جنت نصیب ہو گی۔ تو مال کی قربانی کا جو تعلق ہے وہ براہ راست مال کی حرص سے نہیں بلکہ مال کی حرص کے فقدان سے ہے۔ یہ مضمون ہے جس کا تقویٰ میں ذکر بیان فرمایا گیا ہے وہ تھوڑیں جن کو مال کی حرص ہوتی ہے وہ خرچ کیسے کر سکتی ہیں خدا کی راہ میں، وہ نظام جو مال کی حرص سے آزادی دلاتا ہے وہی نظام ہے جو مالی قربانی پر چل سکتا ہے۔ اگر مال کی حرص کی قیمت بڑھانے والا نظام ہو تو کوئی چندے نہیں دے گا۔ سب کے ہاتھ بند ہو جائیں گے مٹھیاں بند ہو جائیں گی۔ تو ایسی متضاد باتیں کرتے ہیں جو اگر ذرا سی بھی عقل سے غور کریں تو کسی پہلو سے بھی سچی ثابت نہیں ہو سکتی۔ اوّل خدا تعالیٰ جو مالک اور خالق اور قادر ہے اور رزق عطا فرمانے والا، اس کو وسعتیں دینے والا، اس میں کمی پیدا کرنے والا ہر طرح کے اختیار رکھتا ہے وہ کہہ رہا ہے کہ تم سے جو میرا سودا ہے اس میں مال کی قربانی شامل ہے۔

> وقفِ جدید کو جو خدا تعالیٰ نے برکتیں عطا فرمائیں وہ اس بات کی مظہر ہیں کہ حضرت مصلح موعودؓ کے دل میں یہ تحریک، الٰہی تحریک ہی تھی اور جو ولولہ اللہ نے ڈالا تھا وہ الٰہی ولولہ ہی تھا جو ساری جماعت کے دلوں میں منتقل ہونا شروع ہوا۔

دوسرے، جگہ جگہ بار بار فرماتا ہے کہ فی سبیل اللہ خرچ کرو، فی سبیل اللہ خرچ کرو اور اسے ایک مومن کی سوچ کا ایک لازمی، ابدی جزو بنا دیا گیا ہے۔ آغاز ہی میں مومنوں کی تعریف، متقیوں کی تعریف ہی یہ فرما دی:-

الٓمّٓ ۚ ذٰلِکَ الۡکِتٰبُ لَا رَیۡبَ ۚۖۛ فِیۡہِ ۚۛ ہُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ۙ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ وَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ۙ (البقرۃ)

وہ لوگ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز کو، عبادت کو قائم کرتے ہیں اور تیسری بات "وَمِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ" جو ہم نے ان کو رزق عطا فرمایا ہے اس میں سے وہ خرچ کرتے چلے جاتے ہیں۔ تو قرآن کریم کو جو سمجھتا ہے یا سرسری نظر سے بھی پڑھتا ہے اس کے ذہن میں جماعت کے مالی قربانی کے نظام پر کوئی اعتراض پیدا ہو ہی نہیں سکتا، اس کے خواب و خیال میں بھی نہیں آسکتا۔ اور پھر جیسا کہ میں نے واقعات سے ثابت کیا ہے جہاں حرص کا سوال ہو وہاں مالی قربانی طوعی طور پر مانگی جا ہی نہیں سکتی۔ حرص کے برعکس مضمون ہے اور یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہاں "فاتقوا اللہ ما استطعتم" فرمایا ہے تم نے اموال خرچ کرنے ہیں، بڑی بڑی ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہے لیکن یاد رکھنا کہ تقویٰ کا معیار بڑھاؤ گے تو یہ کر سکو گے ورنہ ہمارے تقاضے پورے نہیں کر سکو گے۔ اللہ سے تقویٰ کی استطاعت مانگو۔ تقویٰ بڑھے گا تو مال خود بخود پھوٹ پھوٹ کر خدا کی راہ میں نکلیں گے اور یہ ہمارا ساری زندگی کا تجربہ ہے، ساری زندگی کے تجربہ کا نچوڑ ہے کہ جن کا تقویٰ کا معیار بلند ہوتا ہے ان کے دلوں سے پہلے مال پھوٹتے ہیں پھر ان کی جیبوں سے نکلتے ہیں بعض دفعہ ایسا ان میں جوش پایا جاتا ہے کہ زبردستی روکنا پڑتا ہے۔

اور یہ آج کے زمانے کی بات نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانے ہی میں یہ رسمیں جاری ہوئیں اور انہی کی آگے یہ شاخیں ہیں یا انہی کا ورثہ ہے جو ہم نکھار رہے ہیں۔ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی خدمت میں کسی نے کچھ مال پیش کیا۔ آپ نے فرمایا گھر کے لئے کچھ چھوڑ کے آئے ہو کہ نہیں؟ اور بعض دفعہ جواب ہوا کہ یا رسول اللہ، اللہ اور رسول کی محبت، وہی ذکر ہے جو گھر پہ چھوڑ آئے ہیں اور کچھ بھی نہیں۔ پھر بعضوں سے قبول کیا اور بعضوں سے قبول نہیں کیا، بعضوں کو کہا آدھا کر دو۔ کسی سے تیسرا حصہ لیا اور باقی چھوڑ دیا۔ اس میں حکمتیں کیا ہیں وہ تو اللہ نے بعض میں از خود ظاہر فرما دیں بعض صورتوں میں۔ مگر مراد یہی ہے کہ یہ جو رسمیں چلیں کہ سب کچھ حاضر کر دو یہ تقویٰ کے معیار سے براہ راست پھوٹی تھیں اور "فاتقوا اللہ ما استطعتم" کی ایسی زندہ مثالیں تھیں جنہوں نے دائمی ہو جانا تھا، ان کی نسل سے پھر آگے ایسی مثالوں نے پھوٹنا تھا۔

پس جماعت احمدیہ میں جو خدا کے فضل سے یہ عظیم الشان قربانی کے مناظر نظر آتے ہیں اس کی وجہ یہی ہے۔ پس جماعت احمدیہ کی طرف سے اگر مالی قربانیاں بڑھ رہی ہیں تو یہ اس بات کا ایک پیمانہ ہے کہ اللہ کے فضل کے ساتھ ان کے تقویٰ کا معیار بڑھ رہا ہے، یہ اس بات کا پیمانہ ہے اللہ کے فضل کے ساتھ ان کی حرص کم سے کم تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ بہت ہی عظیم الشان TRIBUTE جس کو کہتے ہیں، ایک خراج تحسین ہے، جو جماعت کی قربانیاں عمومی حیثیت سے جماعت کو دے رہی ہیں۔ دنیا میں کوئی نہیں ہے جو ایسی جماعت پیدا کر کے دکھا سکے، چیلنج ہے کوئی ہے تو آگے بڑھ کر قبول کر کے دکھائے بسا اوقات میری گفتگو ہوتی ہے مستشرقین سے اور بعض بڑے بڑے سوچنے والوں سے اور ان سے جب میں نے یہ پہلو کھول کر بیان کیا تو بالکل گنگ ہو گئے۔ میں نے کہا تم کہتے ہو ایجنٹ کسی کے، الزام لگاتا ہے تم پر، کوئی ایجنٹ بنا کے تو دکھاؤ کہ جو اپنی جیبوں سے خرچ کر رہے ہوں اور اپنی بقا کے لئے کسی اور کے محتاج نہ ہوں۔ ایسے

ایجنٹ پھر پاگل ہی ہوں گے۔ تو بہتر ہے پاگل کہا کرو بجائے ایجنٹ کہنے کے۔ ایجنٹ پیسے کماتا ہے اور اگر وہ ایجنٹ نہ بھی ہو تو پیسے مانگ مانگ کے کام کرتا ہے۔ لیکن وہ کس قسم کا ایجنٹ ہے جو اپنا سب کچھ فدا کرتے ہوئے اپنی جانوں کی قربانیاں پیش کر دیتا ہے، وقف زندگی کے نظام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے جب اس کو قبول نہ کیا جائے تو روتا ہوا احتجاج کرتا ہے اور جب اس کی مالی قربانیاں واپس کی جائیں تو بے چین زندگی گزارتا ہے۔ کئی ایسے احمدی ہیں جن کو بعض کمزوریوں کی وجہ سے یہ سزا دینی پڑی کہ تم سے چندہ وصول نہیں کیا جائے گا اور آئے دن مجھے خط ملتے ہیں ایک کل بھی ملا تھا کہ خدا کے واسطے بس کریں زندگی بے چین، بے قرار ہو گئی ہے، لطف اُٹھ گیا ہے زندگی کا۔ پہلے ہم چندہ دیتے تھے تو اللہ کے احسان سے لطف اُٹھاتے تھے کہ خدا نے ہمیں توفیق دی اور باقی مال کھانے کا مزہ آتا تھا اب تو سارا مال حرام لگتا ہے۔ تو جس جماعت کا یہ معیار ہو اس کے متعلق کوئی زبان دراز کرتا ہے تو تمہیں کیا فکر ہے اس کی۔ ایسی جماعت کوئی اور پیدا تو کر کے دکھائے کہ جن کی جانیں واپس کی جائیں تو وہ روتے ہوئے واپس جائیں یہ بھی تو قرآن کی گواہی کے مطابق وہی پہلی رسم ہے جو دوبارہ زندہ ہوتی ہے۔

> اگر مالی قربانی ایسی ہو کہ اس سے برکت بھی پڑے اور یقین ہو کہ مغفرت ہو گی تو یہ ایک بہت ہی پاکیزہ اور ہر سودے سے اچھا سودا ہے۔

قرآن کریم ایسے لوگوں کا ذکر جانی قربانی کے سلسلے میں فرماتا ہے کہ ایسے لوگ محمد رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے جو میدان جنگ میں جہاد کی طرف جا کر اپنی جانیں نثار کرنا چاہتے تھے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے یہ کہہ کر انکار فرما دیا کہ میرے پاس سواریاں نہیں ہیں، دور کا سفر ہے، میں تمہیں کیسے لے جاؤں؟ قرآن کریم فرماتا ہے کہ اس حال میں لوٹے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے کہ ہمارے پاس اتنا بھی نہیں ہے کہ ہم خدا کے حضور اپنی جان پیش کر سکیں۔ واقعتہً ایسی باتیں آج کے زمانے میں اگر دہرائی جا رہی ہیں تو جماعت احمدیہ میں دہرائی جا رہی ہیں۔ وقف کی تحریک ہوئی ایک موقع پر آکے میں نے کہا، بس اب وہ مدت گزر گئی ہے اب اور وقف قبول نہیں ہوگا۔ ایسے بے قرار، روتے ہوئے خط ملے ہیں عورتوں کے، ایسی بچیوں کے جن کی شادیاں ابھی نہیں ہوئی تھیں بلکہ مشکل سے شادیوں کی عمر کو پہنچی تھیں کہ ہم تو آرزو لئے بیٹھے تھے کہ خدا کبھی ہمیں بڑا کرے گا اور ہمیں توفیق دے گا تو ہمارے بچے بھی اسی طرح وقف نو میں شامل ہوں گے جیسے پہلوں کے ہوئے، آپ نے رستہ بند کر دیا۔ میں نے کہا میں کون ہوتا ہوں اب تمہارے رستے بند کرنے والا۔ یہ اللہ کے فضل سے اخلاص کا دریا جاری ہوا ہے اور میری نیت پہلے یہی تھی کہ کچھ وقت کے لئے ہو اب میں اسے ہمیشہ کے لئے جاری سمجھتا ہوں گا اور یہی جماعت کرے گی۔ تو وہ کون سا دریا تھا، ان کے آنسوؤں کا دریا جو اخلاص کی صورت میں پھوٹتا تھا وہ دعائیں بن گیا خدا نے میرے دل کو تبدیل فرما دیا۔ کہا کوئی فیصلہ تمہارا نہیں چلے گا ان کا اخلاص چلے گا اور وہ تحریک جاری ہو گئی۔

تو یہ وہ مضمون ہے کہ "اِنَّ اللّٰہَ اشۡتَرٰی مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اَنۡفُسَہُمۡ وَ اَمۡوَالَہُمۡ بِاَنَّ لَہُمُ الۡجَنَّۃَ" اور مال کی قربانیوں میں بھی میں نے بارہا مثالیں پیش کی ہیں لوگ دیتے ہیں بعض دفعہ دل پہ بہت بوجھ پڑتا ہے کہ ان کے پاس کچھ نہیں ہے اتنا زیادہ دے رہے ہیں بعض دفعہ زبردستی واپس کرنا پڑتا ہے اور بسا اوقات تو نہیں لیکن کبھی کبھی میں مجبور ہو جاتا ہوں بالآخر۔ میں کہتا ہوں اچھا ٹھیک ہے اور پھر خدا ان کو اور برکتیں دیتا ہے کیونکہ اس کی جزا بھی خدا نے دینی ہے۔

آگے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ "وَاسۡمَعُوۡا وَ اَطِیۡعُوۡا" سنو سنو! اور اطاعت کرو یہ بحثوں کا معاملہ نہیں ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ تم سے کیا قربانیاں مانگ رہا ہے اور اس کے کیا نتیجے نکلیں گے۔ وہ بچہ جس کو اپنے ماں باپ پر اعتماد ہو، یہ ہو نہیں سکتا کہ ماں باپ اس کو کہیں تو وہ اگر وہ سچا وفادار اور حقیقت میں ماں باپ پر اعتماد کرنے والا ہو تو آگے سے بحثیں کرے کہ نہیں یہ میرے لئے ٹھیک نہیں ہوگا بعض بڑی عمر میں آکر ایسی بحثیں کرتے ہیں وہ ایک الگ مسئلہ ہے مگر بچے تو آنکھیں بند کر کے جو ماں باپ کہتے ہیں یہ اچھا ہے اگر انہیں ماں باپ سے پیار ہے تو وہ چل پڑتے ہیں اس رستے پر اور وہ اچھا ہی ہوتا ہے مگر کبھی غلطی بھی کر جاتے ہیں ماں باپ۔ لیکن اللہ تو غلطی نہیں کرتا۔ اللہ فرما رہا ہے میں تو اس طرح غلطیوں سے پاک ہوں اور تمہاری ایسی بھلائی میرے پیش نظر ہے کہ تمہارے لئے تو یہی قانون جاری ہونا چاہئے "فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسۡتَطَعۡتُمۡ" اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جہاں تک توفیق ملتی ہے "وَاسۡمَعُوۡا وَ اَطِیۡعُوۡا" سنو اور اطاعت کرتے چلے جاؤ۔ سنو اور اطاعت کرتے چلے جاؤ "وَ اَنۡفِقُوۡا خَیۡرًا لِّاَنۡفُسِکُمۡ" اور انفاق کرو۔ یہاں یہ نہیں ہے کہ "خَیۡرٌ لِّاَنۡفُسِکُمۡ" مگر ترجمہ وہی بنتا ہے میں اس کا ہمیشہ یہ ترجمہ کیا کرتا تھا "اَنۡفِقُوۡا خَیۡرًا لِّاَنۡفُسِکُمۡ" تم انفاق اللہ کی راہ میں کرو تمہارے نفسوں کے لئے بہتر ہے اور بعض دفعہ کسی کو خیال آتا ہوگا کہ یہ تو گرامر کے لحاظ سے ٹھیک نہیں بنتی بات۔ کیونکہ "اَنۡفِقُوۡا" کا "خَیۡرًا" اگر مفعول بہ ہو تو "اَنۡفِقُوۡا خَیۡرًا" کا مطلب ہے مال خرچ کرو اور کس کے لئے خرچ کرو اپنے نفسوں کے لئے۔ اپنے نفسوں پر مال خرچ کرو یہ بن جائے گا ترجمہ۔ میرے ذہن میں اس کے دو تین مختلف معانی تھے جو آج میں نے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب سے کہا کہ جو اہل علم کی پرانی کتابیں ہیں "سیبویہ" وغیرہ ان کو نکالیں اور مجھے یقین ہے کہ بالکل درست ثابت ہوں گے اور وہی ہوا۔ ہر بات جو امکاناً سوچی تھی ان کے معنوں کی وہ تمام باتیں پرانے مفسرین اور اہل علم کی کتابوں سے نکل آئی ہیں اس کو مختلف معنی دے کر پہلوں کا بھی رجحان اسی طرف گیا تھا کہ اس کا یہ ترجمہ اچھا معلوم نہیں ہوتا کہ "مال خرچ کرو اپنے لئے"۔ اس کا یہ ترجمہ اچھا لگتا ہے کہ خرچ کرو "خَیۡرًا لِّاَنۡفُسِکُمۡ" جس میں وہ ایک فعل محذوف مانتے ہیں کہ یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا اور کان کی خبر منصوب آتی ہے اس میں جو زبر سی دکھائی دیتی ہے وہ نصب ہے اور یہ کان کی خبر ہوتی ہے چنانچہ اس فعل کو مختلف شکلوں میں محذوف مانا گیا اور بعضوں نے یہ ترکیب کی کہ کوئی اور فعل ہے جیسے "ضرور خرچ کرو" اسی قسم کا معنی کوئی بیچ میں یا "اَنۡفِقُوۡا" ۔ "اِنۡفَاقًا" یعنی خرچ کرنا جو ہے یہ مفعول بن جائے گا اور "خَیۡرًا لِّاَنۡفُسِکُمۡ" یہ اس کا بدل ہو جائے گا۔

> مال کی قربانی کا تعلق براہ راست مال کی حرص سے نہیں بلکہ مال کی حرص کے فقدان سے ہے۔

بدل کا بھی ترجمہ کیا گیا۔ مفعول لہٗ بھی ترجمہ کیا گیا۔ مفعول لاجلہ۔ تو یہ سارے ترجمے پرانے مختلف بزرگوں نے اسی غرض سے کئے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اس آیت کا منطوق یہ ہے۔ آیت کا منطوق یعنی اس کا مقصد یہ ہے کہ اگر تم خرچ کرو گے تو یہ خرچ تمہارے اپنے نفسوں کے لئے بہتر ہوگا اس لئے یہ دور کا واہمہ بھی نہ آئے دماغ میں کہ خدا پر کوئی احسان کر رہے ہو۔ اس کا انجام تمہارے لئے بہتر ہے یہ تمام کا تمام فائدہ جو اس خرچ کے ساتھ وابستہ ہے خود تمہیں یعنی تمہاری سوسائٹی کو بھی پہنچے گا، تمہارے اپنے نفسوں کو بھی تمہارے

اپنے خاندانوں کو کبھی پہنچے گا یہ مراد ہے۔

"وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ"۔ جو شخص اپنے نفس کی بدبختی، کنجوسی سے بچایا جائے، جس کو اللہ تعالےٰ نفس کی خساست سے بچالے "فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ" یہی لوگ ہوتے ہیں جو کامیاب ہوا کرتے ہیں۔ جن کے نفس خسیس ہوں ان کا علاج کوئی نہیں ہوتا اور انہوں نے کہاں نصیحت کے نتیجے میں خدا کی راہ میں خرچ کرنا ہے ان کے دل منقبض ہو جاتے ہیں اور تکلیف پہنچتی ہے اور پھر وہی لوگ یہ آواز اٹھاتے ہیں کہ عجیب آپ کی دنیا دار جماعت بن رہی ہے، ہر وقت پیسوں کی باتیں ہو رہی ہیں، کوئی کہتا ہے اتنی قسمیں ہو گئی ہیں چندوں کی، یہ چندہ، وہ چندہ مگر اعتراض کرنے والے الاّ ماشاء اللہ بعض ہیں جو اپنی ذہنی ساخت کے لحاظ سے یہ باتیں سوچتے ہیں لیکن قربانیوں میں آگے ہوتے ہیں۔ اکثر وہ ہیں جو قربانیوں کی توفیق نہیں پاتے لیکن ہر دفعہ جب دروازہ کھٹکتا ہے تو ان کے دل کو تکلیف ہوتی ہے کہ ہم رہ گئے اور وہ اپنے نفس کے لئے بہانہ بناتے ہیں۔ یہ تو غلط رستوں پہ چل پڑی ہے جماعت اس لئے ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے ہم اس راہ میں خرچ کریں۔ مگر خدا تعالےٰ نے تو ہر بات کا جواب دے رکھا ہے، ہر نفسیاتی پہلو کو چھیڑتا ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں اس کا تجزیہ فرماتا ہے اس کے ہر پہلو سے اٹھنے والے سوالات کو اٹھائے بغیر بھی ان کے جواب دیتا چلا جاتا ہے "ومن یوق شح نفسہ فاولٰئک ھم المفلحون" جو نفس کی خساست سے بچایا جائے یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہوا کرتے ہیں۔

> وہ نظام جو مال کی حرص سے آزادی دلاتا ہے وہی نظام ہے جو مالی قربانی پر چل سکتا ہے۔

"ان تقرضوا اللہ قرضًا حسنًا یُضٰعِفْهُ لکم ویغفر لکم" اگر تم اللہ تعالیٰ کو قرضہ حسنہ دو "یُضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ" وہ اسے تمہارے لئے بڑھائے گا اور تمہاری بخشش فرمائے گا۔ یہاں قرضہ حسنہ کی کیا بحث ہے؟ سوال یہ ہے کہ قرض خالی بھی تو کہا جا سکتا تھا لیکن قرضہ حسنہ کی اصطلاح خدا کو قرض دینے کے سلسلے میں کیوں استعمال فرمائی گئی ؟ اصل بات یہ ہے کہ اللہ، جب بھی کوئی انسان اس کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو، بسا اوقات دنیا میں اس کے مال بڑھا دیتا ہے اور بڑھاتا تو ہمیشہ ہے لیکن کبھی جلدی کبھی دیر کے بعد۔ بعض لوگوں سے یہ سلوک ہوتا ہے کہ وہ اِدھر دیا اُدھر مال میں برکت پڑ گئی، اِدھر دیا اُدھر ایک چٹھی آگئی کہ تمہارا اتنا روپیہ پڑا ہوا تھا تو اس سے یہ حرص پیدا ہو سکتی ہے کہ چندہ دیتے وقت انسان بڑھانے کے خیال کو دل میں جما دے کہ اب میں نے چندہ دینا ہے ضرور بڑھے گا، تو اللہ فرماتا ہے کہ دیتے وقت اپنی نیتوں کو صاف رکھا کرو، اس میں بڑھانے کا تصور نہ رکھا کرو۔ خدا کی خاطر قربانی، اس کی رضا کی خاطر خرچ کیا کرو۔ یہ قرضہ حسنہ ہے اور جہاں تک اللہ کا تعلق ہے وہ تو بڑھاتا ہے ہی۔ تم قرضہ حسنہ دو گے تو وہ کون سا اتنا ہی تمہیں واپس کرے گا۔ خدا کی سنت یہ ہے "یُضٰعِفْهُ لکم ویغفر لکم" تم قرضہ حسنہ دو گے تو بڑھائے گا اور تمہارے لئے بخشش کا سامان کرے گا۔

> اللہ سے تقویٰ کی استطاعت مانگو۔ تقویٰ بڑھے گا تو مال خود بخود چھوٹ چھوٹ کر خدا کی راہ میں نکلیں گے۔

اب اس میں ایک عجیب لطیف شرط داخل فرما دی یعنی بڑھانے کا وعدہ ان سے ہے جو قرضہ حسنہ دیں گے۔ جو حرص میں دیں گے ان کے ساتھ وہ وعدہ نہیں ہے بڑھا دے تو اس کی مرضی ہے، مالک ہے لیکن یاد رکھنا جو برکت والا وعدہ ہے کہ خدا تم پر فضل فرمائے گا اور بڑھائے گا وہ اسی صورت میں ہے کہ تمہارے دل میں حرص نہ ہو بلکہ اللہ کی محبت اور اس کی رضا کی خاطر قربانی ہو اور یہ قرضہ حسنہ ہے۔ قرضہ حسنہ میں قرض کا مفہوم بھی داخل فرما دیا اور یہ عجیب بات ہے کہ قرض کے دو پہلو ہیں ایک وہ قرض ہے جس میں آپ ضرور کچھ نہ کچھ حرص رکھتے ہیں اور حرص کی وجہ سے بہت سے لوگ قرض دیتے اور بہت سے لوگوں کے قرض ضائع بھی چلے جاتے ہیں اور ایک وہ پہلو ہے کہ کوئی حرص نہیں بلکہ بعض دفعہ نقصان کا خطرہ ضرور پیش نظر ہوتا ہے بلکہ اکثر اوقات رہتا ہے، اس کے باوجود دیتے ہیں۔ یہ جو دینا ہے یہ غیر معمولی اعلیٰ نیت کے سوا، پاک نیت کے سوا ممکن ہی نہیں ہے۔ تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا قرض تو دینا ہے تم نے، یہ تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ یہ ایسی چیز نہیں ہے جس کی خدا کو ضرورت ہے۔ ضرورت کا تصور مٹانے کے لئے لفظ قرض استعمال فرما دیا۔ کیونکہ قرض لینا کسی کی عظمت اور اس کی بڑائی کے خلاف نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے کبھی کسی سے مدد نہیں مانگی مگر قرضے لئے۔ وقتی طور پر ایک ضرورت پیش آسکتی ہے تو یہ تو نہیں کہ خدا کو ضرورت ہے مگر قرض کا مفہوم دے کر یہ بتایا کہ تم کوئی احسان نہیں کر رہے اپنی جماعت پر یا خدا کا تصور براہ راست اگر نہ داخل کریں تو یہ مضمون بنے گا کہ جماعت مسلمہ پر تم کوئی احسان نہیں کر رہے یہ تو ضرور واپس ہو گا جو اصل ہے اور جہاں تک خدا کے کاموں کا تعلق ہے وہ بڑھایا کرتا ہے مگر بڑھاتا ان کے لئے ہے جن کی نیتیں پاک ہوں، جو جذبہ محبت سے خرچ کریں اور قربانی کی روح سے خرچ کریں۔ پس ایسے لوگ جو اپنے غریب بھائیوں کو قرضہ دیتے ہیں اور اس نیت سے دیتے ہیں کہ ان کی بھلائی ہو اگر ہمیں کچھ تنگی پڑتی بھی ہے تو کوئی حرج نہیں ان کا جو جذبہ ہے وہ بہت ہی قابل قدر بن جاتا ہے۔

> ہمیں ضرورت ہے اخلاص کی اور مالی قربانی کے بغیر اخلاص بڑھتا نہیں ہے اور مالی قربانی کو اللہ نے تقویٰ کا ایک پیمانہ قرار دیا ہے۔

پس اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ میں تو بہت ہی قدر دان ہوں اس جذبے سے اگر تم قرض دو گے لالچ کی وجہ سے نہیں کرو گے تو پھر میرا دستور یہ ہے، یہ نہیں فرمایا میں وعدہ کرتا ہوں۔ فرمایا اللہ ایسا کرتا ہے اور کرے گا اور اس شرط کے ساتھ کرے گا "یُضٰعِفْهُ لکم ویغفر لکم" تمہارے لئے بڑھائے گا بھی اور اس سے بڑی بات یہ کہ تمہاری بخشش کے سامان کرے گا۔ اب اگر مالی قربانی ایسی ہو کہ اس سے برکت بھی پڑے اور یقین ہو کہ مغفرت ہو گی تو یہ ایک بہت ہی پاکیزہ اور ہر سودے سے اچھا سودا ہے جس خرچ کے نتیجے میں مغفرت ہو جاتی ہے وہ اس لئے ضروری ہے کہ اگلی دنیا کے متعلق اللہ فرماتا ہے کہ وہاں کوئی پیسہ کام نہیں آئے گا وہاں مغفرت کا خرچ سے کوئی تعلق نہیں رہے گا۔ تو ہمارے دن کتنے ہیں جن میں خدا تعالےٰ سے مغفرت کے سودے کی خاطر اپنا مال خرچ کریں۔ موت کا کوئی وقت مقرر نہیں اور ایک دفعہ مر گئے تو سارا مال یہیں دھرے کا دھرا رہ جاتا ہے اور پھر اس دنیا میں کام اس نہیں آسکتا۔ تو مغفرت کا تعلق تو ہر شخص کے ساتھ ہے اور مغفرت کی خاطر خرچ کرنا یہ لالچ، حرص نہیں ہے۔ یہ ایک ایسی طبعی ضرورت ہے جو ہر انسان کو لاحق ہے، ہر انسان سے وابستہ ہے۔ تو حرص کا جہاں تک تعلق ہے، کوئی غرض کا تعلق ہے اللہ نے فرما دیا کہ مغفرت کی حرص رکھا کرو۔ یہ سوچا کرو کہ میں اللہ کی خاطر خرچ

کرتا ہوں بڑھے یا نہ بڑھے میری بخشش کا سامان ہو جائے اور خدا وعدہ فرماتا ہے کہ بخشش کا سامان تو ہوگا لیکن اس سے پہلے میں تمہارے مال بھی بڑھا چکا ہوں گا۔ کتنا عجیب سودا ہے۔ "یضٰعِفْهُ لکم و یغفر لکم" تم مغفرت کی خاطر کرتے ہو خدا اتنا محسن ہے، تمہارا واپس کرے گا۔ اس سے زیادہ دے گا اور پھر مغفرت کا قرضہ اس پر باقی رہے گا۔ اور اس وقت وہ مغفرت کا قرضہ کام آئے گا جب کہ تمہارے مال و دولت کی ویسے ہی کوئی اہمیت نہیں رہی وہاں محض فضل ہی فضل ہو گا۔

"واللّٰہ شکورٌ حلیم" اللہ تعالیٰ بہت ہی شکریہ ادا کرنے والا یعنی شکر گذاروں کی قدر کرنے والا ہے اور حلیم ہے، بہت بردبار ہے! اسے کوئی جلدی نہیں ہے، باوقار ہستی ہے اور جب چاہے تو بڑے بڑے گناہوں کو بھی معاف فرما سکتا ہے ان سے صرف نظر فرما سکتا ہے۔

پس یہ وہ آیات ہیں جن کا نظام جماعت کے مالی حصے سے ایک اٹوٹ تعلق ہے جو کبھی توڑا جا ہی نہیں سکتا۔ وقف جدید کے معاملے میں بھی جو اللہ تعالیٰ نے برکتیں ڈالی ہیں وہ حیرت انگیز ہیں اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ باوجود اس کے کہ ایک زائد تیسرے درجے کی تحریک تھی جس سے بہت بالا اور مضبوط مالی نظام انجمن کے باقاعدہ مستقل چندوں کی صورت میں قائم تھا وصیت کا نظام تھا، چندہ عام کا نظام تھا اور پھر تحریک جدید کو غیر معمولی اہمیت تھی اور تحریک جدید کی برکت سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں بہت خدمت اسلام ہوئی ہے۔ تو تیسرے درجے کی تحریک جس کا آغاز میں تعلق محض پاکستان اور بنگال کے دیہات سے تھا لیکن دیکھیں اللہ تعالیٰ برکتیں کتنی ڈالتا ہے۔

اس سے پہلے کہ میں یہ FIGURES آپ کے سامنے پیش کروں میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ جماعت کے اندر جو مالی قربانی کا جذبہ ترقی کیا ہے وہ ایک دور ایسا تھا کہ تبلیغ کی رفتار سے بہت زیادہ تیز رفتاری سے آگے بڑھ رہا تھا۔ اب وہ دور آگیا ہے کہ تبلیغ کی رفتار اس کو چیلنج کر رہی ہے اور اس سے آگے بڑھ کر وہ بہت تیز قدموں کے ساتھ اسلام کا پیغام دنیا میں پھیلا رہی ہے اور پھر ان کے توازن کا دور آئے گا تو پھر آپ کے جو چندے ہیں ان میں عظیم انقلاب برپا ہو جائے گا۔ چوٹی سے اور چوٹیاں اٹھیں گی لیکن اس وقت ہم اس دور میں داخل ہوئے ہیں کہ مالی قربانی کا نظام مستحکم ہو گیا وہ چل پڑا اپنے پاؤں پہ کھڑا بھی ہوا اور پھر دوڑ پڑا اور اب تبلیغ کا دعوت الی اللہ کا نظام بیدار ہو کر جیسے دیر سے اس کو ہوش نہ ہو، ہوش میں آرہا ہے کہ اوہو یہ تو بہت آگے نکل گئے ہیں۔ وہ دوڑ دوڑ کے پھر آگے نکلنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اور مجھے لگ رہا ہے کہ نکل چکا ہے لیکن کچھ عرصہ ہو گا کہ ان لوگوں میں سے پھر قربانی کرنے والے لوگ پیدا ہونا شروع ہوں گے اور اچانک جماعت کے مالی نظام میں غیر معمولی برکتیں پڑیں گی۔

جو حوالہ میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا تھا موازنے سے پہلے وہ ایک دلچسپ حوالہ ہے وہ ہے ایک اخبار، احمدیت کی دشمنی میں وقف ایک رسالہ جس کا نام "المنبر" ہے وہ فیصل آباد سے جاری تھا۔ اس پرانے زمانے میں ۱۹۵۳ء کی تحریک میں اس نے جماعت کے خلاف بڑا کردار ادا کیا۔ عبد الرحیم اشرف صاحب اس کے ایڈیٹر تھے اور ان کا پاکستان کے دینی طبقوں پر بڑا اثر تھا۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک کی ناکامی کے بعد انہوں نے تجزیہ کیا ہے کہ کیا ہوا اور بے اختیار دل سے یہ آواز نکلی کہ ہم نے سب کچھ کر دیا مگر جماعت کا کچھ نہیں بگاڑ سکے اور جو وہ چندوں کی مثال دیتے ہیں جس سے غیر معمولی متأثر ہیں وہ ذرا سن لیں آپ کو اندازہ ہو کہ ۱۹۵۳ء میں جماعت کا حال کیا تھا مالی قربانی کا وہ کہتے ہیں کہ "۵۳ء کے عظیم تر ہنگامے کے باوجود قادیانی جماعت اس کوشش میں ہے کہ ۵۶-۱۹۵۷ء میں اس کا بجٹ پچیس لاکھ روپے تک پہنچ جائے۔" ساری دنیائی جماعت کا بجٹ پچیس لاکھ روپے تک پہنچ جائے اس کوشش میں ہیں۔ کہاں وہ دن کہاں آج کے دن۔ آج خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس سال جو وقف جدید کا وعدہ تھا وہ دو کروڑ اکتالیس لاکھ کا تھا۔ مگر وصولی دو کروڑ تریسٹھ لاکھ ہوئی ہے تو کہاں وہ اس کے تو ہمارے کہ یہ دیکھو کیسی باتیں کر رہے ہیں گویا ستاروں پہ کمند ڈالنے لگ گئے ہیں پچیس لاکھ کے بجٹ کی سوچ رہے ہیں اور اب وقف جدید ہی کا اکیلا دو کروڑ تریسٹھ لاکھ وصولی کا بجٹ ہے اور جہاں تک کل انجمنوں کے بجٹوں کا تعلق ہے اس کی برکت کا یہ حال دیکھ لیں۔ ۱۹۵۷ء تک تو وہ کہہ رہا تھا کہ یہ پچیس لاکھ کی باتیں کر رہے ہیں ۸۱-۸۲ء میں یہ ایک کروڑ (۲) ستائیس لاکھ سرسٹھ ہزار چھ سو ستاسی ہو چکا تھا اور ۸۲-۸۳ء میں ایک کروڑ پچپن لاکھ چھیانوے یعنی جس سال خدا تعالیٰ نے مجھے اس خدمت پر مامور فرمایا اس سال ایک کروڑ پچپن لاکھ چھیانوے تھا اور ۸۳-۸۴ء میں میرے ہجرت کے سال سے ایک سال پہلے کل انجمن کا بجٹ دو کروڑ چھ لاکھ چودہ ہزار تھا اور اب صرف وقف جدید کا بجٹ دو کروڑ تریسٹھ لاکھ ہو چکا ہے تو یہ پیسے حریص جماعت کی طرف سے آرہے ہیں جن کو مال کا فکر ہے اور مال کا حرص ہے یہ تو اس جماعت کی طرف سے آرہے ہیں جن کو مال کی کوڑی کی بھی پرواہ نہیں رہی اپنے مال پیش کرتے ہیں اور قبول ہوں تو خوشی سے لوٹتے ہیں۔ نہ قبول ہوں تو روتے ہوئے واپس جاتے ہیں پس وقف جدید کے سلسلہ میں بھی خدا تعالیٰ نے وہ عظیم احسانات فرمائے ہیں کہ روح خدا کے حضور ایسے سجدے کرتی ہے کہ سجدے سے سر اٹھانے کو جی نہ چاہے سوائے اس کے کہ مجبوریاں دوسرے کاموں میں لے جائیں مگر ایک ایک شکر اللہ کا ایسا ہے کہ اس میں ساری روح ہمیشہ سجدہ ریز رہے تو اس کے نشے سے باہر نہیں آسکتی

> خواہ کتنا ہی معمولی چندہ کیوں نہ ہو۔۔۔اگر کوئی ایک آنہ بھی دے سکتا ہو تو اس کو کہیں شامل ہو جائے۔ اس کا شامل ہونا اس کی مالی دقتوں کا حل ہے۔۔۔نو مبائعین کو کثرت کے ساتھ اس میں شامل کریں۔

موازنے کے طور پر چند اور باتیں میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں گذشتہ سال یعنی جو اس سال سے پہلا سال تھا وعدہ جات ۲ کروڑ ۲۶ لاکھ تھے اور وصولی ۲ کروڑ اڑتالیس لاکھ تریسٹھ ہزار ہوئی امسال جو گذر گیا ہے یعنی امسال سے مراد وہ سال جو ابھی گذرا ہے دو کروڑ اکتالیس کے وعدے تھے دو کروڑ تریسٹھ لاکھ کی وصولی ہوئی اب یہ اللہ کی عجیب شان ہے کہ وقف جدید کی وصولیاں اس کے وعدوں سے بڑھ رہی ہیں ؏ سینہ شمشیر سے باہر ہے دم شمشیر کا

قربانی کرنے والا دم جو ہے وہ سینے سے باہر نکلتا ہے، اچھل اچھل کے باہر آرہا ہے اور تفصیلی جہاں تک تعلق ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال بھی جماعت پاکستان کو یہ اعزاز نصیب ہوا ہے کہ سب دنیا کے وقف جدید کے قربانی کرنے والوں کے مقابل پر پاکستان نے سب سے زیادہ قربانی کی ہے دوسرے نمبر پر امریکہ نے اپنے اس عہد کو پورا بھی کیا اور نبھایا ہوا ہے۔ امیر صاحب امریکہ نے مجھ سے ایک دفعہ ذکر فرمایا تھا کہ ہمارا بھی دل چاہتا ہے کسی چندے میں بہت آگے بڑھیں اور سب سے آگے نکل جائیں تو ہم نے غور کیا ہے تو یہی سوچا ہے کہ باقی جگہ تو بہت بہت فاصلے رہ گئے ہیں وقف جدید میں اگر ہم کوشش کریں تو ایسا ہو سکتا ہے چنانچہ ایک وقت تھا کہ وہ کسی شمار میں ہی نہیں تھے اب وہ دوسرے نمبر پر آچکے ہیں اور گذشتہ سال بھی تھے اور پوزیشن کو MAINTAIN کر رہے ہیں یہاں وہ قائم ہیں اور فاصلہ بھی کم کر رہے ہیں کچھ پاکستان سے۔ اس لئے بعد میں نہ پاکستان والے کہیں ہمیں بتایا نہیں تھا پہلے۔ جس طرح جرمنی کی دفعہ شکوے شروع ہو گئے تھے کہ آپ نے اچھا کیا چپ کر کے بتا دیا کہ جرمنی آگے بڑھ گیا ہے اور ہم نے نہیں بڑھنے دینا۔ تو میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ پاکستان کا یہ اعزاز برقرار رہے گا۔ مگر امریکہ نے کوشش ضرور کرنی ہے۔

> جماعت کے اندر جو مالی قربانی کا جذبہ ہے وہ ایک دور ایسا تھا کہ تبلیغ کی رفتار سے بہت زیادہ تیز رفتاری سے آگے بڑھ رہا تھا اب وہ دور آگیا ہے کہ تبلیغ کی رفتار اس کو چیلنج کر رہی ہے اور اس سے آگے بڑھ کر وہ بہت تیز قدموں کے ساتھ اسلام کا پیغام دنیا میں پھیلا رہی ہے اور پھر ان کے توازن کا دور آئے گا۔

جرمنی بہت سی قربانی کے میدانوں میں یا دوسری یا تیسری پوزیشن پہ رہتا ہے کبھی کبھی اول بھی آجاتا ہے اور یہاں بھی تیسری حیثیت ہے۔ اس کے بعد پھر کینیڈا ہے، پھر برطانیہ کی باری آتی ہے، پھر ہندوستان نے بھی اچھا معیاری کام دکھایا ہے اور گذشتہ سال کے مقابل پر بہت محنت کر کے کافی آگے بڑھا ہے۔ پھر سوئٹزرلینڈ کی چھوٹی جماعت ہونے کے باوجود اس کی باری ہے جو ساتویں نمبر پر ہے۔ انڈونیشیا نے وقف جدید میں بہت ترقی کی ہے آٹھویں نمبر پر آگیا ہے۔ ماریشس نویں نمبر پر ہے اور جاپان دسویں نمبر پر۔ جاپان کی اہمیت کوئی دل آزاری نہیں ہونی چاہیئے۔ بہت چھوٹی سی جماعت ہے اور ان کے اقتصادی حالات کچھ اس لئے بھی خراب ہو رہے ہیں کہ بہت سے لوگ جو پاکستان سے وہاں آکے کام کر رہے تھے ان کے لئے مشکلات پیدا ہو گئی ہیں کچھ کو واپس بھجوا دیا گیا کچھ کو پولیس کی تحویل میں رکھا گیا، کچھ اقتصادی بحران کے نتیجے میں نقصان اٹھا بیٹھے۔ تو ان کا چھوٹی سی جماعت کا دسویں نمبر پہ رہنا بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک بڑا اعزاز ہے اللہ اس اعزاز کو قائم رکھے اور اس کی برکت سے ان کے اموال میں بھی ترقیات ہوں ان کی خوشیوں میں بھی ترقیات اور سب کے لئے میری یہی دعا ہے۔

جہاں تک دوسری جماعتوں کا تعلق ہے جو عموماً چھوٹی تھیں اور پیچھے رہ رہی تھیں ان میں اس طرح موازنہ میں نے کیا ہے کہ گذشتہ سال کے مقابل پر غیر معمولی اضافہ پیش کرنے کی کس کو توفیق ملی ہے کیونکہ عام دوڑ میں تو شامل نہیں ہو سکتی تھیں اس لحاظ سے گیانا کی جماعت اوّل آئی ہے اور انہوں نے اس ایک سال میں چندہ دگنے سے بھی کچھ زیادہ کر دیا ہے۔ بنگلہ دیش نے بہت آگے قدم بڑھایا ہے انہوں نے بھی گیارہ سو کی بجائے دو ہزار تریسٹھ۔ معاف کرنا یہ چندے کی بات نہیں ہو رہی۔ چندہ دہندگان کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ۔ میں نے عنوان نہیں پڑھا تھا اس لئے جب میں نے یہ پڑھا تو میں نے کہا گیارہ سو کیسے ہو سکتا ہے بنگلہ دیش کا تو بہت زیادہ چندہ ہوگا اس سے۔ تو جب عنوان دیکھا ہے تو عنوان یہ ہے "چندہ دہندگان کی تعداد میں اضافہ" اور اس پہلو سے گیانا اضافے کی نسبت سے اوّل آگیا ہے اور بنگلہ دیش کو دوئم قرار دیا ہے گیارہ سو کے بدلے میں دو ہزار تریسٹھ ہے۔ دگنے سے کم ہے اور گیانا دگنے سے ذرا سا زیادہ ہے۔ ہالینڈ تیسرے نمبر پہ ہے۔ ایک سو ستر افراد سے بڑھ کر دو سو انچاس ہو گئے۔ کینیڈا چوتھے نمبر پر ہے تین ہزار بیناالیس مجاہدین سے تعداد بڑھ کر چار ہزار چار سو اکتیس ہو گئی اور جرمنی پانچویں نمبر پر ہے پانچ ہزار چھ سو تینتیس سے بڑھ کر آٹھ ہزار ایک سو چورانوے کی تعداد پہنچ گئی ہے۔

یہ جو تعداد کا مسئلہ ہے اس کا تعلق مال سے اتنا نہیں ہے جتنا قربانی کی روح کو فروغ دینے کے لئے ہم اس پر زور دیتے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ بعض دفعہ جب زیادہ تعداد بڑھائی جائے تو اس تعداد کے حساب میں بعض دفعہ خرچ زیادہ ہوتا ہے اور اس سے آمد کم ہوتی ہے۔ مثلاً ایک پورا انتظام کیا جائے ان کا حساب رکھا جائے۔ کلرک رکھے جائیں پھر ڈاک کے ذریعے ان کے حساب بھیجے جائیں اگر چندے بعض دفعہ اتنے تھوڑے تھوڑے ہوتے ہیں بعض نمبروں کے کہ مالی حساب، پہ زیادہ خرچ ہو رہا ہوتا ہے ان کی آمد کے مقابل پر۔ لیکن ہمیں ضرورت ہے اخلاص کی اور مالی قربانی کے بغیر اخلاص بڑھتا نہیں ہے اور مالی قربانی کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کا ایک پیمانہ قرار دیا ہے اور پھر لمبا تجربہ بتاتا ہے کہ شروع میں جو ایک پیسہ بھی قربانی کرتا ہے خدا تعالیٰ اس کو دو طرح سے بڑھاتا ہے "یضعفہ" کا مطلب یہ صرف نہیں ہے کہ مال اس کا بڑھاتا ہے۔ اس کے دل کی وسعتیں بڑھا دیتا ہے، قربانی کے جذبے بڑھا دیتا۔ ہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے انتظام جماعت میں ایک نئی ترقی کا دور شروع ہو جاتا ہے۔ پس اس دفعہ بھی میں تمام دنیا کی جماعتوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ خواہ کتنا ہی معمولی چندہ کیوں نہ ہو، میں پچھلے سال بھی اعلان کر چکا ہوں کہ یہ شرط چھوڑ دیں کہ چھ روپے کم سے کم یا بارہ روپے کم سے کم یا اس کے لگ بھگ دوسری کرنسیوں میں رقم ہو اگر کوئی ایک آنہ بھی دے سکتا ہو تو اس کو بھی شامل ہو جائے۔ اس کا شامل ہونا اس کی مالی دقتوں کا حل ہے اور اس کو یہ نہیں کہنا کہ تمہارا پیسہ بڑھے گا اس لئے شامل ہو جاؤ اس کو یہی کہنا ہے کہ تم آنہ بھی دو گے تو جو تمہیں لطف آئے گا اور اللہ کی رضا حاصل ہوگی وہ تو کروڑوں روپے بھی خرچ کر کے حاصل کی جائے تو کچھ بھی چیز نہیں۔ اس لئے قربانی کے جذبے کی خاطر اس سے ایک آنہ بھی وصول کرنا ہو تو کریں اور نومبائعین کو کثرت کے ساتھ اس میں شامل کریں۔

> **پاکستان اور ہندوستان کے علاوہ دیگر جماعتوں کو بھی دفتر اطفال کا ریکارڈ رکھنا چاہئے. . . . . ہم چاہتے ہیں کہ بچے بہت زیادہ اس میں حصہ لیں . . . . . ان کو شروع ہی میں وقف جدید میں شامل کیا جائے تو آئندہ ہر قسم کے دوسرے چندوں میں اللہ تعالیٰ ان کے حوصلے بڑھا دے گا، ان کے دل کھول دے گا۔**

اب وقت ہے کہ نومبائعین جس تعداد سے بڑھ رہے ہیں اسی تعداد سے چندہ دہندگان بھی بڑھیں۔ پس ان کو مستقل چندے میں بھی سولہویں حصے کی نسبت سے نہیں بلکہ حسب توفیق اور یہ مضمون بھی "ما استطعتم" سے مجھے ملا ہے۔ "فاتقوا اللہ ما استطعتم" تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جتنی استطاعت ہے تو نئے آنے والوں کی استطاعت کچھ کم ہوتی ہے۔ بعض دفعہ بہت بڑھ جاتی ہے ایسے بھی آئے ہیں جنہوں نے آتے ہی فوراً قربانیوں میں حصہ لیا ہے اور انہوں نے کہا کہ ہم برابر کا حصہ لیں گے لیکن عموماً یہی دیکھا گیا ہے اگر یہ نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ یہ کیوں کہتا کہ تالیف قلب کی خاطر ان پر خرچ بھی کرو یعنی آغاز میں یہ حال ہوتا ہے بعض دفعہ آنے والوں کا کہ ان کی دلداری کے لئے کچھ نہ کچھ ان کی ضرورتیں، اقتصادی بدحالی کو دور کرنے کے لئے کئی وجوہات سے کچھ خرچ کرنا پڑتا ہے۔ جلسوں پر بلاتے ہیں تو کرایہ دے کر بلاتے ہیں پھر وہ وقت آتا ہے کہ وہ چندے لیکر اپنے خرچ پر چندے دینے کے لئے آتے ہیں مگر آغاز میں کچھ قربانی لازم ہے اگر بغیر قربانی کے اسی حال پہ وہ ٹھنڈے ہو گئے تو پھر آپ کے لئے ان کو قربانی کے مزے دینا مشکل ہو جائے گا ان کو پتہ ہی نہیں ہوگا کہ قربانی کا مزہ ہے کیا۔ پس ان کو بھی وقف جدید میں شامل کریں۔

اس ضمن میں میں یورپ کی جماعتوں اور مغرب کی جماعتوں سے خصوصاً یہ درخواست کرتا ہوں کہ ہر ماں باپ اپنی اولاد پر نظر رکھیں اور جہاں وہ کمانے والے بنیں ان کو یہ تحریک کریں کہ پہلے ہفتے کی آمد وہ مسجد دل میں دیں اور یہ نیک روایت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے سے قائم ہے اور جہاں تک میرے سے مشوروں کا تعلق ہے میں ہر ایک کو یہی بتاتا ہوں وہ کہتے ہیں ہمیں خدا نے برکت دی ہے کیا کریں میں کہتا ہوں پہلے تو پہلے ہفتے کی آمد مسجد کے لئے دے دو۔ دوسرے فوری طور پر چندہ باقاعدہ دینا شروع کر دو۔ سولہویں حصے کا حساب کر کے اگر زیادہ کی توفیق نہیں تو یہ ضرور دو۔ تو اللہ تعالیٰ جو فرماتا ہے تمہاری اولاد بھی فتنہ ہے تو یہ بھی ایک فتنے کا موقع ہوتا ہے۔ اولاد خوشحال ہو گئی ہے ماں باپ سمجھتے ہیں ان کو کیوں چندوں میں ڈالیں خواہ مخواہ ہم جو دے رہے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ بھی ہار گئے۔ آپ کا دیا ہوا بھی گیا اگر چندے کا شوق ہی نہیں اور سمجھتے ہی نہیں کہ باعث سعادت ہے تو اولاد کو بھی آپ نہیں کریں گے اور آپ کے چندے اوپر بھی ایک اور روشنی پڑ جائے گی جو ایک غلط روشنی ہوگی یعنی آپ پہلے دیتے تھے، مصیبتہ سمجھ کے دیتے تھے جتنی سمجھ کے دیتے تھے جو اولاد کو بچا رہے ہو۔ پس فتنوں کا مقابلہ کرنا ہے ہر فتنے کا موقع ایسا ہمارے سامنے آنا چاہیئے کہ ہم اس کو شکست دے کر خدا کی رضا کم کرنے کی بجائے اس کو بڑھاتے ہوئے آگے بڑھیں۔

فی کس کے لحاظ سے بھی ہم نے موازنہ کیا ہے اور سوئٹزرلینڈ حسب سابق

وقف جدید کا ایک حصہ ہم انشاء اللہ اس سال افریقہ کی طرف منتقل کریں گے اور پھر ایسا وقت آئے گا کہ یورپ میں بھی وقف جدید کے نظام کے تحت ہمیں معلمین مقرر کرنے پڑیں گے اور اس قسم کے کام جاری کرنے ہوں گے جو اسلام کے آخری غلبہ کے لئے ضروری ہیں۔

وقف جدید کے فی کس چندے میں اب بھی سب سے آگے ہے امریکہ نمبر دو ہے کوریا اور جاپان تیسرے نمبر پر ہیں اور بیلجیم اللہ کے فضل کے ساتھ چھوٹی جماعت ہونے کے باوجود بھی چوتھے نمبر پر آگئی ہے حالانکہ مالی لحاظ سے ایک کمزور جماعت ہے۔ یورپ کی جماعتوں میں بیلجیم کی جماعت بہت کمزور ہے۔ اخلاص میں نہیں مالی لحاظ سے۔ لیکن اللہ نے توفیق دی ہے کہ چوتھے نمبر پر آچکے ہیں اور بھی قربانیوں میں آگے بڑھ رہے ہیں۔

چندہ بالغان میں، جو پاکستان کے اضلاع کا مقابلہ ہوا کرتا ہے ان میں کراچی اوّل۔ ربوہ دوم۔ لاہور سوم پھر فیصل آباد۔ سیالکوٹ، اسلام آباد گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ، کوئٹہ اور سرگودھا آتے ہیں۔ مجموعی وصولی کے لحاظ سے چندہ اطفال میں کراچی پھر اول لیکن یہاں ربوہ کی بجائے لاہور دوئم اور ربوہ سوم ہے پھر فیصل آباد، راولپنڈی، سیالکوٹ، شیخوپورہ سرگودھا اور کوئٹہ اسی ترتیب سے آتے ہیں۔

وقف جدید کی جو تحریک ہے یہ وقف جدید بیرون جب سے شروع ہوئی ہے اگرچہ اس آمد میں سے بہت حد تک انہی علاقوں میں خرچ ہوا ہے جن علاقوں کی خاطر یہ تحریک قائم کی گئی تھی یعنی پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش۔ لیکن حضرت مصلح موعودؓ کی ایک رؤیا نظر سے گزری ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ خدا کا منشاء یہ ہے کہ بالآخر اس تحریک کا فیض یعنی جن کاموں پر خرچ کرنا ہے اس اعتبار سے بیرونی دنیا پر بھی پھیلانا ہوگا اور باقی ملکوں میں صرف پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش پر ہی اس کا خرچ نہیں ہوگا بلکہ اور جگہ بھی اسی قسم کا نظام جاری ہو یعنی وقف جدید کے مقاصد کے حصول میں ان کو بھی شامل کرنا پڑے گا صرف چندے کی قربانی میں نہیں۔ پس اس لحاظ سے اس سال میں نے مال کو ہدایت کردی ہے کہ آغاز ہم افریقہ سے کرتے ہیں افریقہ میں ضرورتیں بڑھ رہی ہیں اور بعض ملکوں میں اقتصادی بدحالی کی وجہ سے چندوں میں کمزوری آرہی ہے تو وقف جدید کا ایک حصہ ہم انشاء اللہ اس سال افریقہ کی طرف منتقل کریں گے اور پھر ایسا وقت آئے گا کہ یورپ میں بھی وقف جدید کے نظام کے تحت ہمیں معلمین مقرر کرنے پڑیں گے اور اس قسم کے کام جاری کرنے ہوں گے جو اسلام کے آخری غلبے کے لئے ضروری ہیں۔

ایک آخری بات۔ اس وقت، وقت چونکہ ختم ہو رہا ہے بلکہ ہو چکا ہے وہ حوالہ تو نہیں پڑھ سکتا مگر اس کا خلاصہ میں نے بیان کردیا ہے پھر کسی وقت وہ حضرت مصلح موعودؓ کا حوالہ بھی پڑھ کے سنا دوں گا۔ پاکستان اور ہندوستان کے علاوہ دیگر جماعتوں کو بھی دفتر اطفال کا ریکارڈ رکھنا چاہیئے۔ یہ اس سلسلے میں آخری نصیحت ہے آج کے خطبہ میں۔ وقف جدید کا جو اطفال کا ریکارڈ ہے وہ پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش میں رکھا جاتا ہے مگر دوسرے ملکوں میں نہیں رکھا جاتا اور ہم چاہتے ہیں کہ بچے بہت زیادہ اس میں حصہ لیں۔ جس طرح نومبائعین دین میں بچے ہی ہوتے ہیں خواہ عمریں کتنی ہی ہوں۔ اسی طرح بچوں کا حال ہے۔ ان کو شروع ہی میں وقف جدید میں شامل کیا جائے تو آئندہ ہر قسم کے دوسرے چندوں میں، اللہ تعالیٰ ان کے حوصلے بڑھا دے گا، ان کے دل کھول دے گا۔ تو ہمیں اب باہر کی جماعتوں سے معین طور پر یہ اطلاع ملنی چاہیئے کہ اتنے زیادہ بچے ہم نے بڑھائے ہیں اور بچے کے سلسلے میں پہلے دن کا بچہ بھی نظام میں شامل ہو جاتا ہے۔

بعض مائیں تو پہلے زمانے جب میں وقف جدید میں کام کیا کرتا تھا تو لکھا کرتی تھیں کہ ہمارے ہونے والے بچے کا بھی چندہ لے لیں اور بعض یہ کہا کرتی تھیں ہم مومن جو ہیں نا یہ اللہ میاں سے کافی ترکیبیں کرتے رہتے ہیں کسی کا بچہ نہیں ہوتا تھا تو اس نے کہا کہ اس کا چندہ جو میرا بچہ نہیں ہو رہا نا میں نے وہ لکھوا دیا وقف جدید میں اب اللہ آپ ہی سنبھالے معاملہ اور واقعۃً ایسے میرے سامنے معین واقعے آئے کہ ڈاکٹروں نے کہا تھا بچہ نہیں ہونا کسی عورت نے یہ ترکیب چلی اور اللہ تعالیٰ نے بچہ عطا فرما دیا یعنی چندہ دینے والا بعد میں آیا ہے چندہ پہلے آگیا ہے تو یہ دنیا کے نظام نہیں ہیں یہ اور قسم کے نظام ہیں جو چل رہے ہیں۔ تو اپنے بچوں کو شامل کریں اگر دل کا جوش اور ولولہ ہو تو بے شک ان کو بھی شامل کریں جو پیدا نہیں ہوئے مگر جو پیدا ہوئے ہیں ان کو تو ضرور شامل کریں۔ اللہ تعالیٰ اس نظام کو ہمیشہ برکت دیتا چلا جائے اور بڑھاتا چلا جائے۔ ہمارے اموال میں، ہمارے اخلاص کے پیچھے پیچھے برکت دے، آگے نہیں۔

"فاتقوا اللہ ما استطعتم" پیچھے رکھا ہے انفاق کا مضمون بعد میں آتا ہے۔ پس پہلی دعا یہ ہے کہ ہماری تقویٰ کی استطاعت بڑھائے۔ اس بڑھتی ہوئی استطاعت کے وسیع تر دائرے میں ہمارے اموال میں بھی برکت ہوتی چلی جائے اور ہماری جانی قربانیوں میں بھی برکت ہوتی چلی جائے اور یہ ایسے سلسلے ہیں جو خود اپنی ذات میں ثواب ہیں، اپنی ذات میں جنتیں ہیں اللہ سب دنیا کو ان جنتوں سے آشنائی عطا فرمائے۔

السلام علیکم

بشکریہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن ۱۷/۲۳ فروری ۱۹۹۵ء

بقیہ صفحہ نمبر ۱۱

سینئر ربی ڈیوڈ گولڈ برگ نے کہا کہ ڈاکٹر SACKS کی اس نئی تعریف سے کہ یہودی کون ہے برطانیہ کا ۹۰ فیصد یہودی طبقہ یہودیت سے خارج متصور ہوگا۔

مسورتی ربی JONATHAN WITLENBERG جو منچلے میں واقعہ نیو نارتھ لندن سنیا گاگ کے سربراہ ہیں نے ایک بیان کے ذریعہ کہا ہے کہ لاکھوں یہودیوں کو صرف ڈاکٹر SACKS کے بتلائے ہوئے بنیادی عقائد کو نہ ماننے سے یہودیت سے منحرف قرار دے دیا گیا ہے۔

درخواست دعا

● محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی حال مقیم برطانیہ کو ماہ نومبر ۹۴ء میں دائیں طرف فالج کا حملہ ہوا تھا تین مہینے ہسپتال میں داخل رہے۔ اب ان کی حالت پہلے سے بہتر ہے۔ محترم مولوی صاحب سلسلہ کے اچھے عالم ہیں اور پرانے خدمت گزاروں میں سے ہیں ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ نیز درازی عمر کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(امیر جماعت احمدیہ قادیان)

● مکرم جناب محمود علی صاحب (الیکٹرک میکانک) ایک عرصہ دراز سے فالج کے حملہ سے بیمار ہیں ان کی شفاء کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(اعانت بدر ۵/- روپے)

● مکرم مولوی شیخ ہارون رشید صاحب مبلغ سلسلہ بھدرک گیسٹنگ۔ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں موصوف کی شفاء کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(وسیم احمد خورشید بھدرک، نمائندہ ہفت روزہ بدر قادیان)

یادِ رفتگان

ہمارا بھائی جمال احمد ملک

حُسن وجمال کا پیکر اسم با مسمّیٰ ہمارا دوست ہمارا بھائی ہمارا ہمدم جمال احمد ملک بعمر ۲۲ سال مورخہ ۲۴/۱۲/۹۴ کو ہمارے دلوں کو حزیں بنا کر ہمیشہ کے لئے اس دارفانی سے کوچ کر گیا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون ہ

"بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جان فدا کر"

خُدا کے پاس تو سبھی نے جانا ہے کسی نے پہلے کسی نے بعد میں مگر بعض جانے والے اپنے پیچھے کبھی نہ بھولنے والی انمٹ یادیں چھوڑ جاتے ہیں اور وہ اپنی یادوں کے ساتھ ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔ جمال احمد ملک بھی انہی لوگوں میں سے ہے۔ ہمارا یہ بھائی تما دوست، مکرم رشید احمد صاحب ملک کا بڑا بیٹا تھا جو کہ مڈل ایسٹ میں ایک تعمیراتی کمپنی میں انجینیئر تھے۔

جمال اپنے نام اور صورت کی طرح سیرت بھی حسین رکھتا تھا۔ اعلیٰ اخلاق ملنسار پُر وقار اور جاذب نظر شخصیت کا مالک تھا۔ غریب پروری۔ دکھی انسانیت کی خدمت حاجت روائی رحم دلی کے ساتھ ساتھ خدمت خلق کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ خواہ اپنا کتنا ہی ضروری کام ہو راستہ میں اگر کوئی حاجت مند مل جائے تو اپنا کام پس پشت ڈال کر حاجت مند کی حاجت روائی کرنا اپنا فرض سمجھتا تھا۔ مرحوم ربوہ میں نئے جلسہ گاہ کے سامنے واقع اپنے پلازہ کو ٹرسٹ ہسپتال بنا کر دکھی انسانیت کے لئے وقف کرنا چاہتے تھے مگر افسوس کہ عمر نے وفا نہ کی اور مرحوم اپنی اس خواہش کو پورا نہ کر سکے۔

جماعتی کاموں میں بھی ہمیشہ خود کو پیش پیش رکھا اور جب بھی انتظامیہ کی طرف سے بلایا گیا فوراً حاضر ہو گئے۔ دن ہو رات ہمیشہ جماعتی کاموں کے لئے مستعد رہتے مرحوم اپنی کم عمری کے باوجود نائب مہتمم عمومی خدام الاحمدیہ پاکستان جیسے اہم عہدے پر ایک لمبا عرصہ خدمات بجا لاتے رہے۔ مرحوم کو بیرون پاکستان جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر کئی دفعہ نائب ناظم خدمت خلق کے طور پر خدمات بجا لانے کا شرف حاصل ہوتا رہا۔ جمال احمد ملک ہمیشہ اس کو اپنے لئے سعادت سمجھتے تھے۔

والد صاحب کی وفات کے بعد گھر کا سربراہ جمال احمد ہی تھا باوجود اس کے کہ گھر میں دولت کی فراوانی تھی مگر کبھی اخلاق کے دامن کو ہاتھ سے نہیں چھوڑا جمال کی وفات ایک ایسا سانحہ ہے جسے فراموش کرنا ناممکن ہے وہ اپنے پیچھے ایک ایسا خلاء چھوڑ گیا ہے جسے پُر نہیں کیا جا سکتا۔

۲۳ دسمبر ۹۴ کو اپنے ایک دوست کی شادی میں شرکت کے لئے ربوہ کے نزدیکی گاؤں بھوانہ میں گیا جہاں دوستوں کے اصرار پر گھوڑ سواری کا پروگرام بنایا گیا مگر کسے خبر تھی کہ موت جمال کے انتظار میں ہے اور جمال کی باری اسے موت کے منہ میں دھکیل دے گی جونہی جمال گھوڑے پر بیٹھا گھوڑا بدک گیا اور بے قابو ہو کر بھاگ نکلا۔ وہ گھوڑے سے گرا اور سر پر شدید چوٹ آئی فوراً طبی امداد دے کر ربوہ لایا گیا۔ جہاں مزید حالت بگڑ گئی فوراً فیصل آباد پہنچایا گیا مگر ہمارے پیارے دوست کو جب رات دو بجے آپریشن تھیٹر میں لے جایا جا رہا تھا تو اچانک حالت بے قابو ہو گئی اور باوجود ہر قسم کی طبی سہولیات، کے ہمارا پیارا دوست بھائی ہمدم ہمیں خون کے آنسو رلاتا ہوا ہمیشہ کے لئے اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گیا انا للّٰہ وانا الیہ راجعون "راضی ہیں ہم اسی میں جس میں ہیں تیری رضا ہو"

نہایت افسوس طلب امر یہ ہے کہ آج سے سات سال قبل جمال کے والد صاحب اسی تاریخ کو اپنی پیشہ ورانہ ذمہ داریاں ادا کرتے ہوئے سر پر چوٹ لگنے کی وجہ سے وفات پا گئے تھے۔ والد کی وفات پر جمال نے اپنی کم عمری کے باوجود خدا کے فیصلے پر سر تسلیم خم کرتے ہوئے کمال صبر کا نمونہ دکھایا اور اپنی والدہ کو حوصلہ دیتے ہوئے گھر کی سربراہی اختیار کی۔ جمال کے پسماندگان میں اس کی والدہ ایک بھائی بعمر دس سال اور ایک بہن ہیں۔

تمام احباب جماعت سے نہایت ہی درد مندانہ دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ جمال کو اپنے فضلوں اور رحمتوں کی چادر میں لپیٹ کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے خاص طور پر جمال کی والدہ کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے انعامات سے نوازے آمین۔ جمال کے بھائی بلال احمد ملک کو درازی عمر عطا فرمائے نیک خادم دین اور اپنی والدہ کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔ ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم جمال کی خوبیوں کو اپنے اندر پیدا کرنے والے ہوں۔ آمین ثم آمین۔

غم زدگان: مظفر احمد ڈوگر۔ فاتح الدین (ربوہ پاکستان)

بقیہ۔ اداریہ صفحہ ۲ ۔ اگر اس طرح غیر مسلموں کو توہین رسالت پر سزائیں دی جاتی رہیں تو کیا غیر مسلم دنیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ جذبہ صبر وتحمل اور قوت رواداری و برداشت کی طرف سوالیہ نگاہیں نہیں اٹھیں گی؟ جبکہ دُنیا میں اچھے اخلاق کے عام لوگ بھی اپنے دشمنوں اور بدخواہوں کو عموماً معاف کر دیا کرتے ہیں تو کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو رحمۃ للعالمین ہیں کیا آپ کا جذبۂ صبر و رواداری دنیا کے عام لوگوں سے بھی نعوذ باللہ کم ہے۔

پس دنیا بھر کے کٹر ملاؤں بالخصوص پاکستان کے سرکاری ملاؤں سے ہمدردانہ و دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ توہین رسالت جیسے خلاف اسلام قوانین بنا بنا کر اسلام کو بدنام نہ کریں پہلے ہی تم لوگوں نے اسلامی جہاد کی غلط تفسیریں کر کر کے اسلام کو غیر مسلم دنیا میں بہت بدنام کر دیا ہے اب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ وارفع اور حلیم ورحیم ذات کو اپنی مفاد پرستی کی خاطر ہدف تنقید نہ بناؤ!۔

(منیر احمد خادم)

شکریہ ۔ خط کے لئے

قادیان سے حکیم بدرالدین صاحب عامل درویش تحریر فرماتے ہیں:۔

" آپ کے پُر مغز اداریے پڑھ کر بڑا لطف آتا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو بیش از بیش علمی خدمات کی توفیق عطا فرمائے ۹ر مارچ ۹۵ء کے اداریہ میں آپ نے رقم فرمایا ہے۔

" سرکاری ملاں یا اثر و رسوخ رکھنے والے جب بھی اقلیتوں سے بدلہ لینا چاہتے ہیں"

اس جملہ میں اس امر کا اقرار موجود ہے کہ اقلیتوں سے ضرور کچھ نہ کچھ ایسا وقوع میں آچکا ہے جس کا بدلہ چکانے کی غرض سے اکثریت کے ملاں اور با اثر لوگ ظلم اور زیادتی پر اتر آتے ہیں حالانکہ بات اس کے برعکس ہے اکثریت کی طرف سے اقلیتوں کے خلاف خاص کر احمدی اقلیت کے خلاف سراسر ظلم اور زیادتی ہو رہی ہے۔"

●۔ محترمی! اس قدر گہرائی سے بدر کے مطالعہ کیلئے ہم آپ کے ممنون ہیں۔ دراصل اداریہ میں "اقلیتوں" کا لفظ موجود ہے جس میں احمدیوں کے علاوہ ہندو اور عیسائی بھی شامل ہیں۔ اور ہندوستان کے بعض انتہا پسند ہندوؤں کی طرف سے بابری مسجد کی شہادت پر یقیناً پاکستان کی اکثریت نے وہاں کی ہندو اقلیت سے ناجائز طور پر "بدلہ" لیا ہے یہ اور اس قسم کی بہت سی مثالیں ہیں۔ پاکستان میں بھی بات تو شروع ہوتی ہے زمین کے جھگڑوں سے یا مزارعین اور زمینداروں کی آپس کی نا اتفاقیوں سے لیکن بالآخر "بدلہ" توہین رسالت کا بہانہ بنا کر لیا جاتا ہے۔

باقی جو آپ نے فرمایا ہے وہ سر آنکھوں پر احمدیوں نے تو اللہ کے فضل سے کبھی کوئی ایسا ظلم و زیادتی نہیں کی جس کے لئے بدلہ کا لفظ استعمال کیا جا سکے۔

۲۔ مکرم فضل الٰہی صاحب انوری جرمنی سے تحریر فرماتے ہیں:۔

" تازہ شمارہ میں اداریہ "توہین رسالت کی ہلچل اور مصیبتوں کی دلدل" بہت پسند آیا وہ دونوں عیسائی جرمنی میں پناہ لے چکے ہیں حکومت نے انہیں ہاتھوں ہاتھ لیا اور آتے ہی پناہ دے دی کیا معلوم کہ پاکستان کے عیسائی اس قانون کی آڑ لے کر اپنے لئے جرمنی یا یورپ کے دیگر ممالک میں آنے کی مستقل راہ تلاش کر لیں بے نظیر صاحبہ نے تو اس کی طرح ڈال دی ہے۔"

●۔ انوری صاحب! تبصرے اور پسندیدگی کے لئے بھر پور شکریہ آپ کی نظم مل گئی ہے انشاء اللہ جلد شائع کی جائے گی۔

برطانیہ میں یہودیوں کے مسائل

از مکرم رشید احمد چوہدری صاحب لنڈن

برطانیہ کے یہودی آج کل اندرونی اختلافات کا شکار ہیں اور اختلافات کی یہ خلیج دن بدن بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ آج سے تین سال قبل جب چیف "ربی" JONATHAN SACKS کا انتخاب ہوا تھا تو برطانوی اخبارات نے اس کے چناؤ پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے امید ظاہر کی تھی کہ وہ برطانیہ میں یہودیوں کے ایسے لیڈر ہونگے جو اندرونی اختلافات کو ختم کرنے اور ملک بھر میں یہودی کلچر کو فروغ دینے میں کامیاب ہو جائیں گے اس طرح توقع کی گئی تھی کہ وہ نہ صرف یہودیوں کے بلکہ سارے ملک کے ایک عظیم لیڈر کے طور پر اُبھریں گے۔

ان کے اس نئے انداز فکر کی وجہ سے یہودی پراجیکٹ Jewish continuity کی تشکیل دی گئی تھی مگر ان کو ملک کے کٹر یہودی راہنماؤں کا تعاون حاصل نہ ہو سکا۔ یونائیٹڈ یہودی سیناگاگ (United Jewish Synagogue) کا ایک با اثر حلقہ شروع سے ہی ان کے خلاف تھا۔ انہیں اس بات پر اعتراض تھا کہ Jonathan Sacks کسی یہودی سکول کا فارغ التحصیل نہیں ہے۔ بلکہ اس نے کیمبرج کی سیکولر یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی ہے جہاں سے اس نے فلاسفی کی ڈگری لی۔

یہودی عبادت اور عورت کی محرومی

اس کے علاوہ ایک اور متنازعہ مسئلہ یہودی عبادات میں عورتوں کی شرکت کا تھا ایک عرصہ سے کٹر یہودی عورتیں یہ محسوس کر رہی تھیں کہ یہودی معبد میں ان کو کوئی وقعت نہیں دی جاتی۔ ان کے احتجاج پر سابقہ چیف ربی نے عورتوں کے اپنے گروپوں کو یہودی معبد میں علیحدہ عبادت کرنے کی اجازت دے دی تھی مگر موجودہ چیف ربی نے اس اجازت کو واپس لے لیا جس سے ان میں مایوسی کا پھیلنا لازمی امر تھا۔ اس طرح چیف ربی کو اپنے عہدہ پر فائز ہوتے ہی بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ سب سے بڑا چیلنج ان کو مسورتی تحریک کی طرف سے ہے جو اپنے جدید انداز فکر کی وجہ سے مقبول ہو رہی ہے اور عنقریب مانچسٹر میں اپنا علیحدہ یہودی معبد کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

حال ہی میں لندن سے شائع ہونے والے روزنامہ گارڈین کی ۱۳ جنوری ۹۵ء کی اشاعت میں ایک خبر شائع ہوئی ہے جو ان اختلافات کی طرف اشارہ کرتی ہے جو برطانیہ کے یہودیوں میں پائے جاتے ہیں۔ ذیل میں اس کا ترجمہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

{ یہودی راہنما کے الواح (Tablets) کے بارہ میں بیان سے مایوسی پھیل گئی۔ (روزنامہ گارڈین ۱۳ جنوری ۹۵ء) }

مسورتی فرقہ یہودیت سے خارج

انگلستان میں یہودی مذہب کے چیف ربی JONATHAN SACKS کے اس بیان سے کہ جو لوگ یہ ایمان نہیں رکھتے کہ عہد نامہ قدیم کے احکامات خدا تعالیٰ نے کوہ سینا پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حرف بحرف لکھوائے تھے یہودیت سے گمراہ ہو چکے ہیں روشن خیال یہودیوں میں مایوسی کی لہر دوڑ گئی ہے۔

انہوں نے یہودی مسورتی (MASORTI) تحریک پر جارحانہ حملہ کرتے ہوئے کہا کہ جو کوئی بھی یہ تسلیم نہیں کرتا کہ تورات خدا تعالیٰ نے خود لکھوائی تھی اپنے آباء و اجداد کے مذہب سے رشتہ توڑتا ہے۔ مسورتی تحریک اس بات کی تعلیم دیتی ہے کہ خدائی احکام کی زمانے کے لحاظ سے تشریح کرنا ضروری ہے۔

یہودی راہنما نے چار صفحات پر مشتمل ایک آرٹیکل تمام "صحیح العقیدہ" یہودی مذہبی راہنماؤں کو اپنے خط کے ہمراہ بھجوایا جس میں انہوں نے اپنی اس خواہش کا اظہار بھی فرمایا کہ وہ آپس کے ایسے جھگڑوں میں اُلجھنا پسند نہیں کرتے جو بدنامی کا باعث ہوں ان کا یہ خط کل کے Jewish Tribune میں شائع ہوا ہے۔

ڈاکٹر JONATHAN SACKS نے سُرعت سے پھیلنے والی مسورتی تحریک کو جس کا دعویٰ ہے کہ وہ "صحیح العقیدہ" ہے چوروں سے تشبیہہ دی ہے اور کہا ہے کہ وہ یہودی مذہب کی شہرت کو نقصان پہنچانے والی بدقسمت تحریک ہے ڈاکٹر SACKS نے یہ کڑی تنقید یہودی راہنماؤں کے اس اعلان کے بعد کی جس میں انہوں نے مسورتی افراد کے ازدواجی بندھنوں کے ذریعہ ہونے والی اولاد کو صحیح العقیدہ یہودی ہونا تسلیم کیا ہے مگر ایسی شادیوں کو جائز قرار نہیں دیا۔

مسورتیوں کے اپنے دعویٰ کے مطابق جیو یہودی حلقوں میں انکی فیملیوں کی تعداد دو ہزار ہے۔ ڈاکٹر SACKS کا کہنا ہے کہ ان لوگوں کا خود کو "صحیح العقیدہ" یہودی قرار دینا درست نہیں۔

ڈاکٹر SACKS کے ایک ترجمان نے بتایا کہ وہ آج کل اتنے مصروف ہیں کہ اس سلسلہ میں کسی قسم کی بات چیت کے لئے ان کے پاس کوئی وقت نہیں۔ البتہ ان کے چیف آف سٹاف JONATHAN KESTENBAUM نے جیوئش کرانیکل اخبار کو بتایا کہ ڈاکٹر صاحب کو مندرجہ بالا بیان مسورتی تحریک کی طرف سے ان کے خلاف انتہائی شرارت آمیز پراپیگنڈے کی وجہ سے دینا پڑا۔

ڈاکٹر SACKS نے اپنی تنقید صرف مسورتیوں تک ہی محدود نہیں رکھی بلکہ تمام NON ORTHODOX یہودیوں کو بھی شامل کر لیا ہے۔ انہوں نے کئی ملین پونڈ کی مدد سے جاری ہونے والے JEWISH CONTINUITY پروگرام کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے بتایا کہ ایسے پروگرام صرف ORTHODOX۔ اصولوں کی بنیاد پر ہی چلائے جا سکتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ تمام لبرل خیالات پر مشتمل یا اصلاحات وغیرہ کی غرض سے شامل کئے گئے تمام کاموں کو اس پراجیکٹ سے نکال دیا جائے گا۔ ڈاکٹر SACKS کی طرف سے آزاد خیال یہودیوں کے خلاف ایسے شدید اقدام سے یہودیوں کے تمام کیمپوں میں حیرت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

ڈاکٹر صاحب کے نقادوں کا کہنا ہے کہ وہ ORTHODOX UNITED SYNAGOGUE کا ملازم ہونے کی حیثیت سے صرف اُسی کے خیالات کی ترجمانی کرتا ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ اس یہودی معبد کے ساتھ برطانیہ میں یہودیوں کی کل تعداد یعنی تین لاکھ کا بمشکل نصف ہوگا۔

ایک اور یہودی راہنما RABI SYDNEY BRICHTO جو یونین آف لبرل اینڈ پروگریسو سیناگاگ کے سینئر وائس پریذیڈنٹ ہیں اپنے بیان میں ڈاکٹر SACKS کے اس حملے کو چونکا دینے والا بتلاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ کہنا کہ ہر وہ یہودی جو اس بات میں شک کا اظہار کرتا ہے کہ تمام کی تمام تورات کوہ سینا پر لکھوائی گئی تھی اپنے آباء و اجداد کے مذہب سے الگ ہو جاتا ہے۔ ہر ذہین اور عاقل یہودی کو یہودیت سے خارج کرنے کے مترادف ہے۔

RAbbi Julia Neuberger جو لبرل لیو بیک کالج میں لیکچرار ہیں انہوں نے اپنے بیان میں کہا کہ اگر چیف Rabbi ایسے خیالات کے مالک ہیں تو ہم سب جو دقیانوسی خیالات (ORTHODOX) کے مالک نہیں ان کے ساتھ مل کر کیسے کام کر سکتے ہیں۔

ہر ایسا شخص جس میں رتی بھر بھی عقل ہے جانتا ہے کہ تورات میں تضادات موجود ہیں جس کی وجہ سے اسے تمام کی تمام کو خدا تعالیٰ کی طرف سے قرار نہیں دیا جا سکتا۔

اخبار Jewish Chronicle نے لکھا ہے کہ چیف ربی کے اس اقدام سے پتہ چلتا ہے کہ اس کے سامنے آج جو ایجنڈا ہے وہ اس ایجنڈے سے جو آج سے تین سال قبل جب وہ اس عہدہ پر فائز ہوئے تھے بالکل مختلف ہے لبرل یہودی معبد کے (باقی ملاحظہ کریں صــــ پر)

منقولات اور ہمارا تبصرہ :- از مکرم مولانا حمید الدین صاحب شمس فاضل
(انچارج احمدیہ مسلم مشن بنگال)

"دیوبندی، ندوۃ العلماء اور ان کے حامی کافر ہیں"

(ایک خبر)

روزنامہ اخبار مشرق کلکتہ ۷ فروری ۱۹۹۵ء کی درج ذیل خبر ملاحظہ فرمائیے!

رائے بریلی میں تازہ فتنہ رائے بریلی سے یہ افسوسناک خبر موصول ہوئی ہے کہ وہاں رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں مسلمانوں میں باہمی مودت اخوت اور محبت قائم ہونے کے بجائے سخت کشیدگی پھیلی ہوئی ہے یہاں تک کہ مسلمانوں کے اس باہمی اختلاف کی خبریں ہندی اخبارات میں بھی شائع ہو رہی ہیں اور فرقہ پرست عناصر اسلام کا مذاق اڑا رہے ہیں .... رائے بریلی میں دیواروں پر اب ایک اور خطرناک پوسٹر نظر آرہا ہے جس میں دیوبندیوں' اہلحدیثوں' جماعت اسلامی والوں اور ندوۃ العلماء کے حامیوں کو کافر کہا گیا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو انہیں کافر نہ سمجھے وہ بھی کافر ہے۔ مسلمانوں کو ان "کافروں" سے قطع تعلق کرنے کی تلقین کی گئی ہے اور رمضان جیسے مہینے میں کہا گیا ہے کہ مسلمان ان سے سلام کلام نہ کریں اور نہ ان کے یہاں افطار کریں۔ ان کے جنازے میں بھی نہ شامل ہوں۔"

علماء کی کفر ساز فیکٹریوں سے آج اگر کوئی طالب حق دنیا میں نکل کھڑا ہو اور اسے کسی ایسے اسلامی فرقہ کی تلاش ہو جو علماء اسلام کے فتویٰ ہائے کفر کی زد میں نہ آیا ہو تو شاید ایسا ایک بھی مسلمان فرقہ خوش نصیب نظر نہ آئے گا اور اس فتویٰ میں ایک عجیب نزاکت یہ ہے کہ دیوبندیوں' اہلحدیثوں' جماعت اسلامی' ندوۃ العلماء کو کافر نہ سمجھنے والا بھی کافر اور پھر ان کے ہاں افطار بھی نہ کریں جبکہ ارجن سنگھ کے گھر میں افطار پارٹی میں یہ سب علماء شامل رہے۔ ہائے افسوس عقل سے بگانی کھوپڑیوں پر ——— !

(۲) دجال کو چار ٹانگوں والا گدھا سمجھنے والا خود گدھا ہے آج کل اکثر علماء

جب وفات مسیح اور صداقت مسیح موعود علیہ السلام کے دلائل کے سامنے بے بس ہو جاتے ہیں تو دجال کے گدھے کا ذکر شروع کر دیتے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے اپنے ۲۸ دسمبر کے جلسہ سالانہ انٹرنیشنل میں خطاب فرماتے ہوئے فرمایا ہے کہ اگر کوئی عالم اپنے مزعومہ دجال اور خر دجال کو لے آئے تو جو عالم کہے گا کہ میں لایا ہوں ہر ایک کو ایک ایک کروڑ روپے کی تھیلی دے دی جائے گی لیکن ہم یہ اعلان کر دیتے ہیں کہ حضور پُر نور کے اس عظیم الشان چیلنج کے سامنے قیامت تک کوئی عالم ٹھہر نہ سکے گا تو اب سُن لیجئے قیامت اخبار اسلام آباد کا یہ حیرت انگیز انکشاف صفحہ اوّل پر بھاپ کے انجن کا فوٹو ہے اور مضمون کا عنوان ہے "خرِ دجال" اور سرورق پر لکھا ہے کہ دجال یعنی انگریز کی ایجاد کردہ ریل گاڑی کے متعلق احادیث نبوی جو حیرت انگیز طور پر پوری ہو چکی ہیں۔

★ــــ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دجال روشنی رکھنے والے گدھے پر نکلے گا جس کے دونوں کانوں کے درمیان ستر باع (دونوں ہاتھوں کا پھیلاؤ) کا فاصلہ ہوگا۔

★ــــ خرِ دجال کے ایک قدم سے دوسرے قدم کے درمیان ایک دن اور ایک رات کا فاصلہ ہوگا۔ دجال کا گدھا چیخ مار کر بلند آواز سے لوگوں کو پکارے گا۔

★ــــ خر دجال کے ساتھ چراغ ہوں گے جن سے روشنی پیدا ہوگی۔ اور اس میں بہت سے دروازے اور کھڑکیاں ہوں گی۔

★ــــ وہ سواری پانی اور آگ کو بند کرنے سے بادل کی طرح چلے گی کبھی دن کو چلے گی اور رات کو ٹھہرے گی اور کبھی دن کو بھی اور رات کو بھی چلے گی جو اس کے پاس جائے گا اسے اپنے اندر نگل لے گی۔

★ــــ خر دجال خشکی پر بھی چلے گا اور پانی پر بھی۔ سمندر کا پانی اس کے گھٹنے تک پہنچے گا۔

★ــــ خروج دجال کے وقت ملک وسیع ہوں گے اور باہم تمام ممالک میں راہِ آہن یعنی لوہے کی پٹڑی بچھ جائے گی۔

★ــــ خر دجال کے ماتھے پر آنکھ ہوگی۔

(منقول از مشکوٰۃ المصابیح۔ کنز العمال۔ بحار الانوار وغیرہ)

ان علامتوں اور نشانیوں کو پڑھ کر جو شخص یہ سمجھے کہ خر دجال ایک عام قسم کا چار ٹانگوں والا گدھا ہی ہوگا اس کے اپنے گدھا ہونے میں کیا شک باقی رہ جاتا ہے۔ (ماہنامہ قیامت مئی ۱۹۹۱ء۔ اسلام آباد)

جماعت احمدیہ تو نرمی سے اور شائستہ انداز سے بتاتی آرہی ہے کہ دجال کا گدھا ظاہر ہو گیا لیکن جماعت احمدیہ کا مذاق اُڑایا جاتا تھا لیکن انہیں کے دانشور اب انہیں سخت لہجہ سے بتا رہے ہیں کہ جو ریل گاڑی کو خر دجال نہیں سمجھتا اس کے اپنے گدھا ہونے میں کیا شک باقی رہ جاتا ہے کیا فرماتے ہیں مفتیان دین متین مضمون نگار کے متعلق کوئی فتویٰ صادر کر سکتے ہیں تو کیجئے۔

آج جماعت احمدیہ حقیقی اسلام کو ساری دنیا میں پیش کرنے اور اس کے فضائل کو منوانے کیلئے سر دھڑ کی بازی لگا رہی ہے اس کے مقابل پر اس کا راستہ روکنے کے لئے غلط جھوٹے اور بے بنیاد اعتراض کر کے عام مسلمانوں میں نفرت کے بیج بوئے جاتے ہیں کہ یہ لوگ متوازی اسلام بنا رہے ہیں جبکہ یہ سب کچھ غلط ہے۔ حالانکہ فرقہ ہائے اسلام اور علماء خود ڈیڑھ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا کر مسلمانوں کو غلط سمت لے جا رہے ہیں آج بھی راجستھان میں ٹونک شہر میں جامع مسجد امیر گنج جسے نواب امیر الدولہ نے ۱۲۶۱ھ میں تعمیر کروایا تھا کے محراب کی پیشانی میں یہ شعر آویزاں پائیں گے جس کا جی چاہے جا کر دیکھ لے۔

خدا کا گھر ہوا تعمیر دیکھو ٹونک میں بیشک
مزا ہے صاف اس کے چاہ میں زمزم کے پانی کا
شگفتہ تم بھی اب تاریخ اس کی اس طرح کہہ دو
بنا اِک دوسرا کعبہ یہ ابراہیم ثانی کا

نیز یہ عربی عبارت بھی لکھی ہوئی ہے کہ :-

اِنَّ ھٰذا لَھُوَ بَیْتُ اللّٰہِ الْوَدُوْد

یہ اشعار اور عربی عبارت کسی تبصرہ یا توضیح کے محتاج نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ آج وقت نہیں کہ علماء مسلمانوں کو آپس میں دست گریبان کر کے مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلیں۔

کیا یہ حقیقت نہیں کہ سعودی' کویت' عراق' ایران' افغانستان' کشمیر اور خود ہندوستان کے مسلمان صومالیہ بوسینیا اور اب تو روس کی مسلم سلطنتوں میں بھی خون ریز جنگیں اور خانہ جنگی کا آغاز ہو چکا ہے ہر طرف یہی آواز بلند ہو رہی ہے کسی ایک لیڈر کی ضرورت ہے۔ بقول علامہ اقبال ؎

تا خلافت کی بنا ہو پھر سے اُستوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

سچ ہے زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھو۔ آج مسلمانوں کی یہ جو حالت ہے وہ صرف خلافت کے دامن سے وابستہ ہونے سے ہی دور ہو سکتی ہے اور خوف کی حالت کو امن میں بدلنے کے لئے روحانی امام کی ضرورت ہے ہم ایسے پژمردہ دلوں کو یہ پیغام مسرت کن الفاظ میں سناتے ہیں کہ آج یہ ڈھال جماعت احمدیہ میں موجود ہے لہذا مذاہب باطلہ کے علمبرداروں کو مزید اسلام پر مذاق کرنے کا موقع نہ دیجئے۔ ع

تجھے بجھے سے چراغوں پہ طنز کیا کیجئے
اب آفتاب ترستے ہیں روشنی کے لئے

تبلیغی و تربیتی مساعی

مجلس انصار اللہ کیرلہ کا سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ کیرلہ کا دو روزہ دوسرا صوبائی سالانہ اجتماع ۲۸ اور ۲۹ جنوری بروز ہفتہ و اتوار آلیپی میں نہایت شاندار طریق پر منعقد ہوا۔ اجتماع میں مکرم و محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت محترم محمد صبغۃ اللہ صاحب، ناظم اعلیٰ مجلس انصار اللہ کرناٹک اور کیرلہ کی ۴۴ میں سے ۳۸ جماعتوں کے نمائندگان نے شرکت کی۔

افتتاحی اجلاس

۲۸ جنوری ۹۵ء صبح ساڑھے دس بجے الیپی کے ایک وسیع و عریض آڈیٹوریم میں محترم M. B. کویا صاحب ناظم اعلیٰ مجلس انصار اللہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ آلیپی کے خطبۂ استقبالیہ کے بعد مکرم ناظم صاحب اعلیٰ کیرلہ نے دوران سال مجلس انصار اللہ صوبہ کیرلہ کے کاموں کا جائزہ پیش کیا۔ آپ نے بتایا کہ ہمارا "انصار" نامی سہ ماہی رسالہ بہت کامیابی سے اپنا فریضہ ادا کر رہا ہے۔

اجتماع کا افتتاح کرتے ہوئے محترم مولانا حکیم صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں ذمہ داریوں کی طرف نہایت موثر انداز میں توجہ دلائی۔ آپ نے کیرلہ کی مجلس انصار اللہ کی خوش کن سرگرمیوں پر خوشی کا اظہار بھی فرمایا۔

دو کتب کی رسم اجرائی

اس کے بعد محترم صوبائی امیر کیرلہ جناب A.P کنجا مو صاحب نے محترم ڈاکٹر منصور احمد صاحب نائب امیر کو مندرجہ ذیل دو کتب دے کر ان کی رسم اجرائی فرمائی۔ (۱) حقیقی اسلام اور جماعت اسلامی (طبع دوئم) مصنفہ مکرم مولوی ابوالوفا صاحب (۲) نماز مترجم۔ مکرم مولوی محمد فاروق صاحب

اس کے بعد محترم امیر صاحب نے جماعت اسلامی کی عالمی سطح پر کی جانے والی مفسدانہ سرگرمیوں کا جائزہ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ عالمگیر سطح پر جماعت احمدیہ کے خلاف یہ لوگ جتنے سرگرم عمل ہیں اس سے زیادہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کی مدافعانہ سرگرمیوں اور تعمیری کاموں میں بہت کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔

جلسہ میں مکرم پروفیسر عبد الجلیل صاحب امیر جماعت کروناگپلی محترم محمد صبغۃ اللہ صاحب ناظم اعلیٰ کرناٹک مکرم پی۔ ایم۔ بشیر احمد صاحب صوبائی قائد خدام الاحمدیہ کیرلہ مکرم ایم ابراہیم کٹی صاحب صدر جماعت ماترا نے مختلف تربیتی امور پر اور خاکسار نے برکات خلافت احمدیہ کے عنوان پر تقریریں کیں۔

دوسری نشست محترم ڈاکٹر بی۔ منصور احمد صاحب نائب امیر کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ مکرم ڈاکٹر شریف احمد صاحب نے امراض اور ان کے تدارک کے عنوان پر نہایت مفید تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات کی روشنی میں روحانی ارتقاء کے ذرائع پر تقریر کی۔

اس روز مختلف علمی مقابلے اور روزے کے فضائل پر تقریر ہوئی۔

۲۹ جنوری کو صبح ۹ بجے پہلے اجلاس کا آغاز خاکسار کی زیر صدارت ہوا جلسہ میں محترم صوبائی امیر صاحب نے صوبائی سطح پر انصار اللہ کی عظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے دعوت الی اللہ۔ تعلیم و تربیت۔ اور دیگر امور پر روشنی ڈالی۔ بعدہ مکرم جمال الدین صاحب صدر جماعت ژلیونڈرم نے عربی زبان کی اہمیت اور ہمارے فرائض۔ مکرم ٹی۔ کے محمود احمد صاحب صوبائی سیکرٹری تعلیم نے مختلف تعلیمی پروگرام سے احباب کو روشناس کرایا۔

خاکسار نے اپنی صدارتی تقریر میں رمضان المبارک میں قرآن مجید کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تعلق قائم رکھنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد انٹرویو کا ایک نہایت دلچسپ پروگرام ہوا جو مکرم اے۔ پی ابو بکر صاحب نے بعض نئے اور پرانے احمدیوں کا لیا کہ قبول احمدیت کی تحریک کس رنگ میں ہوئی۔

اس انٹرویو میں مکرم M نصیر احمد صاحب (جو پہلے جماعت اسلامی اور اہل حدیث کے سرگرم رکن تھے) مکرم باوا خان صاحب آف ماترا (پہلے آپ جماعت اسلامی کے ایک عربی کالج کے پروفیسر تھے اور ایک مسجد کے خطیب بھی تھے) مکرم عبد المجید صاحب آف KOTTARAKKAR A (موصوف پہلے دہریہ تھے اور کمیونسٹ پارٹی کے سرگرم ممبر اور ورکر تھے کمیونسٹ پارٹی کے لیڈر نے انکا نام آیۃ اللہ خمینی رکھا تھا) مکرم این کنجی احمد صاحب (جنہیں قبول احمدیت کی وجہ سے بہت آزمائش کا سامنا کرنا پڑا تھا اور مکرم جمال الدین صاحب نے اپنے اپنے قبول احمدیت کی داستان سنائی جو سامعین کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہوئی

اس کے بعد مکرم مولوی کے محمود احمد صاحب نے ان تمام سوالات کا نہایت جامع رنگ میں جواب دیا جو منتظم اجتماع کو قبل از وقت موصول ہوئے تھے اور مکرم پروفیسر محمود احمد صاحب صوبائی سیکرٹری نشر و اشاعت نے اجتماع کی غرض و غایت بیان کر کے بعض اصلاحات کی طرف توجہ دلائی۔

بعدہ محترم حکیم صاحب نے مقابلہ جات میں اوّل اور دوئم آنے والے انصار کو انعامات تقسیم کئے۔ نیز اجتماع کی اختتامی تقریر کرتے ہوئے اجتماع کے کامیاب اختتام پر خدا کا شکر ادا کیا

آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں اردو زبان پڑھنے کی ضرورت پر زور دیا اور بتایا کہ ہمارے پیارے امام اپنی تمام مصروفیات کے باوجود M.T.A میں ایک ٹیچر کے طور پر اردو پڑھنا سکھا رہے ہیں۔ اس سے اردو تعلیم حاصل کرنے کی ضرورت اور اس کی اہمیت کا اندازہ ہو جاتا ہے۔

آخر میں اجتماع کی کامیابی پر سب کو مبارکباد دی خدا کے فضل و کرم سے تمام حاضرین اور حاضرات کے لئے عمدہ طعام کا انتظام کیا گیا تھا۔

آڈیٹوریم سے ملحق ایک بک سٹال لگایا گیا تھا۔

(محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

سندرین میں احمدیہ مسجد کا سنگ بنیاد اور جماعتوں کا قیام

۲۲ جنوری ۹۵ء کو محترم ناظر صاحب دعوۃ تبلیغ قادیان کی آمد پر دکن ٹکھی ٹرائن بدر سندرین کی احمدیہ مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کا فیصلہ ہوا (یہ جماعت قائم ہوئے ابھی ایک سال پورا نہیں ہوا) موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک جلسہ عام کا انتظام کیا گیا۔

بعد نماز عصر محترم ناظر صاحب نے مسجد کا بنیاد رکھا بعد نماز مغرب زیر صدارت محترم امیر صاحب جلسہ کی کاروائی کا آغاز ہوا تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے جلسہ کے سلسلے میں کچھ ضروری باتیں بیان کیں اس کے بعد محترم امیر صاحب نے افتتاحی تقریر کی بعدہ قاضی عبد الرشید صاحب نے ہندو مذہب کے بارے بڑے اچھے رنگ میں روشنی ڈالی دوسری تقریر محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی ہوئی موصوف نے بڑے اچھے ڈھنگ میں آنحضرت صلعم کی سیرۃ بیان کی آخری تقریر محترم امیر صاحب بنگال کی ہوئی ساڑھے دس بجے جلسہ ختم ہوا۔ اس کے بعد خاکسار نے ضرورت بیعت پر روشنی ڈالی۔ اس موقعہ پر ایک حافظ صاحب اور امام مسجد سمیت ۲۹۵ افراد نے احمدیت کو قبول کیا اس طرح ۴ گاؤں میں جماعت قائم ہوئی۔ اسی علاقہ میں کل ۵ جماعتیں ہیں ان لوگوں نے دور دور سے پیدل چل کر جلسہ میں شرکت کی ۳-۴ گھنٹہ

یہ پیدل چل کر بھی دوست آئے انتظامیہ نے ۲۵۰ سے زائد افراد کو رات کا کھانا کھلایا ۔

(محمد عبدالرؤف صوبائی قائد بنگال آسام)

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ صوبہ اڑیسہ

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ اڑیسہ کا ۱۲ واں صوبائی اجتماع ۲۸ ، ۲۹ رجنوری کو روایتی شان کے ساتھ دھوان ساہی میں منعقد ہوا جس میں اڑیسہ کی ۱۸ مجالس سے خدام و اطفال کے نمائندگان نے شرکت کی مبلغین و معلمین و انصار بزرگان نے بھی شرکت فرماکر حوصلہ افزائی فرمائی ۔

افتتاحی اجلاس مکرم ڈاکٹر عبدالباسط خاں صاحب امیر صوبائی کی زیر صدارت ہوا ۔ دوران اجتماع علمی و ورزشی مقابلہ جات کرائے گئے جملہ مقابلہ جات اور کارگزاری کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ کرڈاپلی اول رہی عزیزم طارق علی صاحب خان آف کیرنگ کو میٹرک کے امتحان میں ۶۴۰ نمبر حاصل کرنے پر ۵۰۰/- روپے کا انعام دیا گیا ۔ مکرم مشتاق احمد صاحب خان آف کیرنگ کو بہترین " نگران اطفال " کا انعام دیا گیا ۔

اختتامی اجلاس کے موقعہ پر جملہ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال کو خوبصورت انعامات دیئے گئے ۔ جملہ نمائندگان کے قیام و طعام کا انتظام مجلس خدام الاحمدیہ اڑیسہ کی طرف سے کیا گیا ۔

(لیاقت علی خاں قائد صوبائی اڑیسہ)

تبلیغی دورہ علاقہ جالندھر

۱۷ رفروری ۹۵ ء کو خاکسار اور مکرم احمد صاحب مبارک احمد صاحب بٹ نے جالندھر کے علاقہ میں تبلیغی دورہ کیا اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو مقامات کنڈولا کلاں اور کنڈولا خورد میں چوبیس افراد نے بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت فرمائی ۔

نو مبائعین کی استقامت کے لئے درخواست دعا ہے ۔

(خاکسار عبدالسلام راشد خادم سلسلہ)

دعائے مغفرت

۱ ۔ خاکسار کے تایا مکرم رحمت اللہ صاحب چنڈاوہ پوری کا ۱۵ رنومبر کو انتقال ہو گیا ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے لمبے عرصہ تک جماعت احمدیہ چنڈاوہ پور کے سیکرٹری مال رہے اور صدر رہے مرحوم اپنے خاندان میں ایک ممتاز شخصیت کے مالک تھے اکثر احباب آپ سے مشورہ جات لیا کرتے تھے آپ ہائی اسکول کا ماریڈی میں سینئر ماسٹر بھی رہے اسی طرح آپ کی شخصیت نمونہ تھی ۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے ہم تمام افراد خاندان کو آپ کے نیک اصولوں پر چلنے کی توفیق عطا کرے ۔

(امانت بدر ۱۰/-)

(محمد سعادت اللہ خادم سلسلہ عالیہ جان نعیم الآسی)

۲ ۔ خاکسار کے والد مکرم سیٹھ عبدالغنی صاحب آف چنتہ کنٹہ ۲۸ رجنوری کو صبح حرکت قلب کے بند ہو جانے سے وفات پا گئے ہیں ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے ۔

(عبدالشکور ناصر چنتہ کنٹہ آندھرا)

۳ ۔ خاکسار کی والدہ محترمہ فاطمہ کنجو صاحبہ نیولکرہ عمر ۸۵ سال تنفس کی علالت سے ہسپتال میں انٹینسو کیئر یونٹ میں دوران علاج ۱۱ رفروری ۹۵ ء رجمعہ شب وفات پاکر مولیٰ حقیقی سے جا ملی ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ ریاست ٹراونکور کے ابتدائی مخلص احمدی (۱۹۳۰ء) مکرم کے ۔ محمد کنجو صاحب (عمر ۹۶ سال میں حیات ہیں) کی اہلیہ ابتدائی احمدی خاتون تھی ۔ شدید مخالفت کے ابتدائی دور میں نہایت ہی اخلاص عقیدت اور ہمت سے ثابت رہ کر احمدیت کے لئے ہماری پرورش و تربیت کی تھی ۔

موصوفہ صوم و صلوٰۃ کی پابند بروقت ادائیگی چندوں کے عادت رکھنے والی خاتون تھی ۔ سلسلہ عالیہ حقہ سے والہانہ محبت رکھنے والی تھی ۔ مرحومہ کی مغفرت اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام ملنے کے لئے دعا کی التجا ہے ۔

(عبدالسلام مبلغ سلسلہ عالیہ حقہ پتھنز کیرلہ)

۴ ۔ خاکسار کی دادی ناظر بی بی صاحبہ ۱۴ رفروری کو شب گیارہ بجے اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئیں ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے ۔ موصوفہ کی عمر تقریباً نوّے سال تھی آپ نہایت ہی اعلیٰ درجہ کے اخلاق کی مالک تھیں ۔

محمود احمد پرویز سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کالابن لوہارکر

۵ ۔ نہایت افسوس کے ساتھ تحریر ہے کہ میرے بڑے بھائی محترم حوالدار بشیر احمد صاحب ۶ رمارچ ۹۵ ء کو ربوہ میں بقضاء الٰہی وفات پا گئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

بوقت وفات مرحوم کی عمر ۷۶ سال تھی مرحوم نیک صوم و صلوٰۃ کے پابند اور تہجد گزار تھے ، دینی خدمات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے ۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آپ کی مغفرت و بلندی درجات کے لئے احباب کرام سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے ۔

(امیر احمد درویش قادیان)

نیشنل امراء و صدر صاحبان کے نام حضور ایدہ اللہ کی خصوصی ھدایت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی ہے سب جماعتیں ہر ماہ ایک اجلاس بلائیں جس میں داعیین الی اللہ کی مساعی کا جائزہ لیا جائے اس شق کو ماہانہ رپورٹ فارم میں بھی شامل کیا جائے ۔ اگر ہر ماہ اجلاس بلانا بعض وجوہات کی بنا پر ممکن نہ ہو تو جماعتیں اپنی سہولت کے مطابق کوئی عرصہ مقرر کریں اور اپنے فیصلہ سے ہمیں بھی مطلع کریں ۔ کسی بھی جماعت کو اس ہدایت کو نظر انداز کرنے کی ہرگز اجازت نہ دی جائے گی ۔

حضور انور کے ارشادات کی فوری تعمیل کی کاروائی کی جائے

خاکسار ہادی علی چوہدری ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

پروگرام دورہ انسپکٹران تحریک جدید

تمام احباب جماعت ہائے احمدیہ ، مبلغین ، معلمین ، و عہدیداران جماعت کی اطلاع و خصوصی تعاون کے لئے اطلاع دی جاتی ہے کہ انسپکٹران چندہ تحریک جدید کی وصولی و اضافہ بجٹ کی غرض سے درج ذیل صوبوں کی جماعتوں کا دورہ کر رہے ہیں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ چندہ تحریک جدید میں نمایاں اضافہ کرکے انسپکٹران کے ساتھ بھرپور تعاون فرمائیں ۔

(۱) مکرم مولوی مظفر احمد صاحب نفل مورخہ ۱۸ رمارچ سے علاقہ کیرلہ ، کرناٹک ، مدراس

(۲) " " عبدالوکیل صاحب نیاز مورخہ ۱۴ رمارچ سے علاقہ بمبئی ۔ آندھرا ۔ اڑیسہ ۔ بنگال ۔

(۳) مکرم حبیب احمد صاحب خادم مورخہ ۱۵ رمارچ سے علاقہ بہار ۔ یوپی ۔ دہلی کا دورہ کریں گے ۔

(وکیل الاعلیٰ تحریک جدید قادیان)

بقیہ صفحہ اوّل

کی تاریخ باریکی کے ساتھ سچا ثابت کرتی ہے۔ بڑے بڑے سائنسدان پیدا ہوئے بڑی بڑی ایجادات ہوئیں۔ ان ایجادات سے فائدے اُٹھائے گئے مگر مادّی۔ لیکن وہ ایجادات ان کو خدا کے قریب نہ لے گئیں۔ بلکہ ان کی ترقی کا ہر قدم خدا سے دوری پیدا کرتا ہے۔ اور بنی نوع انسان کے لئے خطرات پیدا کرتا ہے۔ یہ تمام ایجادیں جو ایک وقت تک بنی نوع انسان کے فائدے میں استعمال ہوئیں۔ بالآخر ایسے خوفناک نتائج پر منتج ہوتی ہیں کہ تمام ہلاکتیں ان ایجادات سے پھوٹتی ہیں

حضور نے اپنی بصیرت افروز تفسیر جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔

آغاز میں مسلمان علماء ایک لمبے عرصہ تک اس آیت کے مضمون کی متابعت کرتے ہوئے صرف قرآن پر غور نہیں کر رہے تھے۔ بلکہ قرآن کی روشنی میں خدا تعالیٰ کی کائنات پر بھی غور کرتے رہے۔۔۔ بڑے بڑے مفکر پیدا ہوئے سائنس دان پیدا ہوئے مگر وہ دیندار رہے اور ان کی سائنسی مشاہدات نے ان کو بے دین نہیں بنایا۔۔۔ اس غور کو ذکر الٰہی سے کاٹنے میں سب سے زیادہ ظالمانہ کردار اس زمانے کے چرچ نے ادا کیا۔ کیونکہ اس زمانے کا چرچ یہ کہتا تھا کہ جو سچائیاں تم سچائیوں کے طور پر پیش کر رہے ہو وہ بائبل کو جھٹلا رہی ہیں۔ اور بائبل سے تضاد رکھتی ہیں۔ گویا تم یہ اعلان کر رہے ہو کہ اگر بائبل خدا کا کلام ہے تو دنیا تو سچی ہے بائبل باطل ہے۔ اور اس کی ہم تمہیں اجازت نہیں دیتے چنانچہ ان کے مفکرین چرچ کی مخالفت کی وجہ سے دن بدن ذکر الٰہی سے دور ہٹتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ وہ دور آگیا کہ انہوں نے کہا کہ ہم کو چرچ سے مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہم تو سچائی کے پیروکار ہیں اور سچائی خدا کے بغیر ڈھونڈنے کی کوشش کی یعنی حق کو حق کے بغیر تلاش کرنے کی کوشش کی ۔۔۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے مسلمانو یاد رکھو کہ خدا کے نزدیک اولی الالباب وہی ہیں جو ذکر الٰہی کے ساتھ غور کرتے ہیں ان کا ہر قدم فلاح کا قدم ہے۔

حضور نے فرمایا: میں احمدی سائنس دانوں کو بڑی دیر سے دعوت دے رہا ہوں کہ جس طرح ان لوگوں نے اپنے علوم کو اور اپنی تحقیقات کو خدا سے دوری کا ذریعہ بنایا ہے اس کے برعکس اللہ اپنے مومن بندوں سے غور و فکر کرنے والوں سے اہل ذکر سے یہ توقع رکھتا ہے کہ وہ قطعیت کے ساتھ اس کا برعکس مضمون ثابت کریں۔ اور ان کی ہر جد و جہد کا ماحصل آخر یہ ہو۔ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۔۔۔ اس بات کو سائنس دان زیادہ قطعی صورت میں دنیا کے سامنے پیش کر سکتے ہیں۔ اگر وہ اولوالالباب ہوں۔ اگر وہ اللہ کو یاد کرنے والے ہوں یہ دور ہے جو قرآن کی خدمت کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے لازم ہے کہ وہ سائنس کا مطالعہ قرآن کے ساتھ تعلق میں کریں۔ پس لازم ہے احمدی محققین طلباء کے لئے کہ قرآن کا علم بھی ساتھ ساتھ حاصل کریں۔ اور ذاتی گہرے مطالعہ سے ان آیات پر ٹھہر کر غور کریں پھر انشاء اللہ ان کو بہت سی نعمتیں ملیں گی۔ قرآن مجید کا مطالعہ کریں اور وہاں سے پہلے راہنمائیاں حاصل کریں اور پھر اپنے علوم کے دائرے میں تحقیق کریں اور بتائیں کہ یہ روشنی پڑتی ہے ۔۔۔ اس صدی (ہجری کے) نصف تک پہنچنے سے پہلے ہمیں ان تمام علوم پر قبضہ کرنا ہے یہ ایسا قبضہ ہے جو ہماری دسترس میں موجود ہے۔ اس سے پہلے مسلمانوں نے کبھی اس کی کوشش نہیں کی۔

حضور نے مزید نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ تحقیق میں قرآن کی پیروی لازم ہے لیکن تفاسیر کی پیروی لازم نہیں بڑے سے بڑا مفسر بھی غلطیاں کر سکتا ہے اس لئے تحقیق میں تقلید ہر جگہ ممکن نہیں رہتی اور تقویٰ کا تقاضا یہ ہے کہ اگر آپ نے تحقیق کرنی ہے تو جدھر آپ کو سچ کی انگلی اشارہ کرتی دکھائی دے اسی طرف جائیں اور باقیوں کے کہے کا معاملہ خدا پر چھوڑیں اور اگر ان سے تقویٰ کی حالت میں کوئی بشری غلطی ہوئی ہے تو آپ اس کے دیندار نہیں لیکن آپ نے تقویٰ سے دفا نہیں چھوڑنی۔ سچ جہاں کہے گا وہاں جائیں تو پھر قرآن کا آپ سے وعدہ ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ اگر تقویٰ سے کریں گے تو ہم اعلان کرتے ہیں کہ یہ کتاب لازماً ہدایت کی طرف لے کر جائے گی۔

(مرسلہ محمد انور احمد متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان)

آنے کو ہے

باغِ احمدؐ کے گلستاں میں بہار آنے کو ہے　　یہ فضا مہکے گی اک اک پھول کھل جانے کو ہے
آگ میں جل بجھ کے پاتا زندگی اور دیکھتا　　شمع سے کتنی محبت اب کے پروانے کو ہے
صفحۂ ہستی پہ سنئے خامشی کا شور ہے　　ہوش والوں کو جگانا اب کے دیوانے کو ہے
صبح کے عینی گواہ یہ تارے شب کتنے رہے　　سلسلہ احمدؐ کا ملکوں ملکوں چھا جانے کو ہے
یہ ثوابوں پر سزائیں اور خطاؤں پر عطا　　قاضی اب ایسی عدالت کا ضد پانے کو ہے
یہ زمین فرعونیوں سے اس قدر دھنسی ہوئی　　طور کا پھر نور ہر جا جلوہ فرمانے کو ہے
گونجتا ہے نعرۂ صبح وطن کانوں میں اب　　گیت نصرت کے ہماری اک جہاں گانے کو ہے
نو بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی　　مژدہ یہ روح القدس اب جلد منوانے کو ہے

مہدئ موعودؑ کی آواز پھیلے چار دانگ
پرچمِ اسلام ناظرؔ اونچا لہرانے کو ہے

(غلام نبی ناظر باری پورہ کشمیر)

FOR
DOLOO SUPREME
CTC TEA　IN 100 GMS & 200 GMS POUCHES
Contact — TAAS & CO.
?-48, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.
PHONE, 263281, 279302.

C.K. ALAVI　RABWAH WOOD INDUSTRIES
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM-679339 (KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرّحیم
جیولرز
پروپرائیٹرز: سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ: خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری۔ ناظم آباد کراچی۔
فون: ۶۲۹۱۴۱۲

طالبِ دعا: محبوب عالم ابن محترم حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم
M/S NISHA LEATHER
SPECIALIST IN:- LETHER BELTS, LEATHER LADIES AND GENTS BAG, JACKETS, WALLETS ETC.
19 A, JAWAHAR LAL NAHRU ROAD
CALCUTTA-700081

شیموگہ میں نام نہاد مجلس تحفظ ختم نبوت کے اجلاس پر حکام بلدیہ کی طرف سے پابندی

● امن عامہ خراب کرنے والوں کے خلاف فوری کارروائی ● مقامی اخبارات میں رسواکن تشہیر ● سنیوں اور دیوبندیوں میں سر پھٹول

رپورٹ:۔ مکرم مقصود احمد صاحب بھٹی مبلغ شیموگہ

نام نہاد کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے گذشتہ کئی سالوں سے یہ کوشش کی جارہی ہے کہ جماعت احمدیہ عالمگیر کی ترقیات کو روکنے کیلئے ہندوستان کے مسلمانوں کو بھڑکایا جائے۔ جس کے لئے علماء سُو جگہ جگہ تحفظ ختم نبوت کے نام پر اجلاسات منعقد کرکے نہ صرف اپنے پیٹ پال رہے ہیں۔ بلکہ جماعت احمدیہ اور بانیٔ جماعت احمدیہ پر طرح طرح کے بے بنیاد الزامات لگاکر عام مسلمانوں کو بھڑکانے کی کوشش کر رہے ہیں اس کے لئے جہاں پورے ہندوستان میں جلسے منعقد کرکے نام نہاد سپیرے غلاظت بھرا زہر اُگل رہے ہیں۔ گذشتہ سال صوبہ کرناٹک میں بھی "باسی کڑی میں اُبال آیا ہے" گذشتہ ماہ ستمبر میں شہر بنگلور میں سہ روزہ "تحفظ ختم نبوت" کے نام پر بڑے زور وشور کے ساتھ (مولانا) محمد اسمٰعیل کٹکی خود ساختہ سپیرے کی قیادت میں جلسہ منعقد ہوا۔ جس کے نتیجہ میں نہ صرف شہر بنگلور میں ان علماء سُو کی وجہ سے کئی سعادت مند لوگوں کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تعلیمات کو بغور مطالعہ کرنے کی توفیق ملی۔ بلکہ پورے صوبہ میں جماعت احمدیہ کا چرچا شروع ہوگیا۔

حال ہی میں مولویوں نے مزید روٹی روزی کمانے کے لئے یہ طے کیا ہے کہ ماہ جنوری میں شہر شیموگہ میں دو روزہ جلسہ رکھا جائے اور عوام الناس کے ذہنوں میں جماعت کے خلاف غلاظت بھری نفرت بھری جائے۔ چنانچہ ۲۲-۲۳ جنوری ۹۵ء کو یہ جلسہ رکھا گیا۔ جس کے لئے چند روز قبل ایک پمفلٹ بعنوان "قادیانیوں (نام نہاد احمدیوں) کی چال سے مسلمان ہوشیار رہیں۔ قادیانی مسلمان کیوں نہیں" دس بے ہودہ اور بے بنیاد الزامات پر مبنی شائع کیا گیا اور اس پمفلٹ میں تمام کلمہ گو مسلمانوں کو دعوت دی گئی۔ کہ قادیانیوں کے حقائق جاننے کے لئے بمقام اخلاص انگلش اسکول گراؤنڈ میں مقررہ تاریخوں میں جمع ہوجائیں۔ چنانچہ یہ

پمفلٹ سکولوں، مساجد اور گرد و نواح کے شہروں میں کثیر تعداد میں تقسیم کروایا گیا۔ پمفلٹ ملتے ہی مجلس عاملہ جماعت احمدیہ شیموگہ کا اجلاس بُلاکر یہ طے کیا گیا کہ شہر کے اعلیٰ حکام سے رابطہ کرکے اس تعلق میں انہیں آگاہ کیا جائے۔ چنانچہ مورخہ ۱۹ جنوری کو مقامی S.P صاحب سے رابطہ کیا گیا۔ دوسرے دن بے بنیاد شائع شدہ پلندہ کے کنڑا ترجمہ کے ساتھ مقامی D.C صاحب S.P صاحب اور دیگر صوبہ کے اعلیٰ حکام کو اس فرقہ وارانہ تعصب کو روکنے کے لئے اپیل کی گئی۔ چنانچہ الحمدللہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُسی روز رات کو شہر کے نام نہاد تحفظ ختم نبوت کے (دیوبندی) سرکردہ اہلکاروں کو پولیس نے تھانہ میں بُلالیا۔ اور اس کے ساتھ جماعت کی طرف سے بھی خاکسار مع صدر صاحب جماعت و دیگر احباب جماعت وفد کی شکل میں پولیس سٹیشن پہنچے جہاں پر سرکل انسپکٹر آف پولیس اور انسپکٹر آف پولیس تھانہ موجود تھے۔ پولیس افسران کے سامنے جہاں ان کے ارادوں کے تعلق میں مفصل بات کرنے کا موقعہ ملا۔ وہاں پر جماعتی عقائد پر بھی بات چیت ہوئی اس موقعہ پر تحفظ ختم نبوت کے سرکردہ لیڈروں اور مولویوں کو منہ کی کھانی پڑی۔ اور پولیس نے اُسی روز حکم صادر کردیا کہ یہ جلسہ ہرگز مجوزہ گراؤنڈ میں نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ اُس دن ناکامی کے بعد دوسرے دن پھر بعض سیاسی لیڈروں کے ذریعہ اجازت کے لئے کوشش کی گئی جس پر پولیس نے ان کی ایک بھی نہ مانی۔ اُسی روز محترم محمد شفیع اللہ صاحب صوبائی امیر کرناٹک اور محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان شیموگہ تشریف لے آئے۔ اور پولیس کے اعلیٰ حکام سے بات چیت کی گئی۔ اور پریس ریلیز کے ذریعہ مقامی

اخبارات کو نام نہاد تحفظ ختم نبوت کے عزائم اور ان کی ناکامیوں سے آگاہ کیا گیا۔ جس کا خلاصہ مضمون یہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ نے مجلس تحفظ ختم نبوت والوں کی کانفرنس کو اُن کے جھوٹے اور بے بنیاد الزامات کی وجہ سے ملکی امن عامہ کو خراب کرنے کی وجہ سے پولیس کے ذریعہ بند کروادیا چنانچہ اس خبر کو مقامی تین اخباروں نے شہ سرخیوں کے ساتھ شائع کیا اور اب بھی مقامی کنڑا اخبارات میں یہ خبر شائع ہو رہی ہے۔

سُنیوں اور دیوبندیوں میں سر پھٹول

نام نہاد تحفظ ختم نبوت (دیوبندیوں) کے اجلاس سے ایک روز قبل سنی شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ العلماء ضلع شیموگہ کی طرف سے ایک پمفلٹ مبلغ دس ہزار روپے انعام کے چیلنج کے ساتھ شائع ہوا جس میں دیوبندی حضرات کے مذہبی پیشواؤں کے پانچ حوالہ جات درج کرنے کے بعد تحریر کیا گیا ہے کہ "اوپر کی عبارتوں کو غور سے پڑھئے! کیا اُن کے لکھنے والے مسلمان ہوسکتے ہیں؟ نہیں تو ان کو پیشوا ماننے والا مسلمان ہوسکتا ہے؟؟ اگر نہیں تو پھر ان کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا ہمارے لئے جائز ہوگا۔؟؟؟ اگر نہیں تو اِدھر اُدھر کیوں؟

پمفلٹ کے آخر میں نوٹ تحریر کرتے ہوئے سُنی تنظیم نے تحریر کیا ہے۔ کہ "حوالہ کی عبارت کو غلط ثابت کرنے والے کو مبلغ دس ہزار روپے انعام دیا جائے گا۔ یاد رہے کہ نام نہاد ختم نبوت والوں نے دو روز مساجد میں جلسہ کرنے کی کوشش کی پہلے روز ایک مسجد کے اندر جلسہ منعقد ہوا جس کی پوری کارروائی پولیس نے آڈیو کیسٹ کے ذریعہ ریکارڈ کرلی۔ دوسرے دن مسجد احمدیہ کے قریب کی مسجد میں جلسہ منعقد کیا گیا جس میں لاؤڈ سپیکر کا استعمال کرنا چاہا۔ لیکن پولیس کو اطلاع ملتے ہی پولیس نے جلسہ کو بند کروادیا۔ اب یہ صورت حال ہے کہ اس رسواکن شکست کے بعد بغض و تعصب میں مزید اضافہ ہوگیا۔ لیکن دوسری طرف سنی اور دیوبندی دونوں فرقوں میں ایک دم کشیدگی شروع ہوگئی ہے۔ یہ بھی ایک نہایت عجیب بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے جماعت کی خصوصی تائید و نصرت فرمائی۔ کہ معاندین کے ارادوں کو ایک دم ناکام و نامراد کیا۔

مورخہ ۲۰ جنوری کو پولیس تھانہ میں بات چیت کے دوران جماعت کی طرف سے جب یہ کہا گیا کہ ہماری جماعت کا نام جماعت احمدیہ ہے۔ جبکہ یہ لوگ قادیانی کے نام سے جماعت کو مخاطب ہوتے ہیں۔ تو مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولویوں نے بغض اور تعصب کی وجہ سے کہا کہ پہلے یہ مسلمان ہی نہیں ہیں احمدی کہاں سے ہوں گے۔ خدا تعالیٰ کا فضل ایسا ہوا۔ کہ ابھی چوبیس گھنٹے پورے نہیں ہوئے تھے کہ سنی جماعت نے یہ اعلان کیا کہ یہ دیوبندی خود مسلمان نہیں ہیں۔

~~

مجالس انصاراللہ ہر ماہ ایک تربیتی اجلاس منعقد کرنا نہ بھولیں۔ جزاکم اللہ۔
(قائد تربیت)

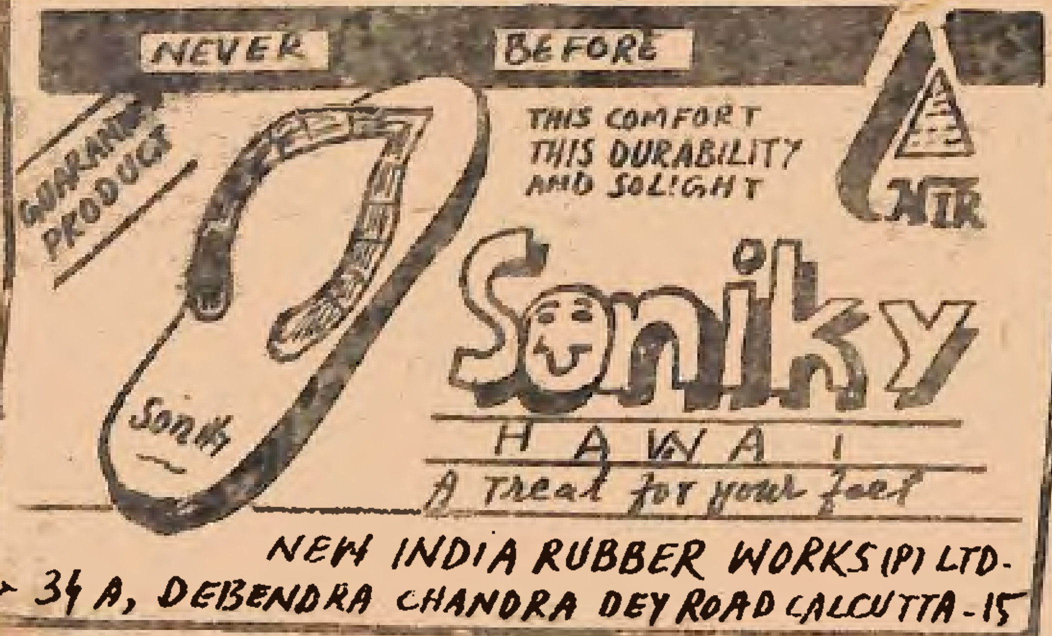

साप्ताहिक 'बद्र'
क़ादियान [पंजाब]

सम्पादक :-
मुनीर अहमद ख़ादिम
उप सम्पादक :-
मुहम्मद नसीम ख़ान
क़ुरैशी मुहम्मद फ़ज़लुल्लाह

हिन्दी भाग | वर्ष 2 | 16-23 मार्च, 1995 | अंक : 11-12

पवित्र क़ुर्आन

"अल्लाह जिसके लिए चाहता है रोज़ी बढ़ाता है।"

और हमने किसी बस्ती में सावधान करने वाला रसूल नहीं भेजा कि उस बस्ती के धनवान लोगों ने यह न कहा हो कि (हे रसूलों !) हम तुम्हारी रिसालत (अर्थात् पैग़म्बरी) का इन्कार करते हैं। और वे यह भी कहते रहे हैं कि हम तुम से धन एवं सन्तान में बढ़े हुए हैं और हम पर कभी भी अज़ाब नहीं आएगा। तू कहदे कि मेरा रब्ब जिसके लिए चाहता है रोज़ी बढ़ाता है और जिसके लिए चाहता है तंग कर देता है, परन्तु लोगों में से बहुत से लोग जानते नहीं।"

(सबा : 35-37)

हदीस शरीफ़

"माता पिता से सद्व्यवहार करो।"

पवित्र कथन हज़रत मुहम्मद मुस्तफ़ा सल्लल्लाहो अलैहि वसल्लम

"मिट्टी में मिले उसकी नाक, मिट्टी में मिले उसकी नाक, (यह शब्द आपने तीन बार कहे) अर्थात् ऐसा व्यक्ति दुर्भाग्य तथा अनादर के योग्य है जिसने अपने बूढ़े माता-पिता को पाया किन्तु उनकी सेवा करके स्वर्ग में न जा सका।"

(मुस्लिम शरीफ़)

अल्लाह ने किसी भी देश व जाति को अपनी पावन विभूति तथा दिव्यज्ञान से वंचित नहीं रखा।

पवित्र फ़र्मान:
हज़रत मिर्ज़ा ग़ुलाम अहमद साहिब मसीह मौऊद अलैहिस्सलाम

"पवित्र ईश्वरीयवाणी क़ुर्आन में अल्लाह ने हमें कतिपय स्थानों पर इस विचारधारा के विरुद्ध सावधान रहने की चेतावनी दी है कि परमात्मा की पावन विभूतियां केवल किसी विशेष एक ही जाति या देश में उत्पन्न नहीं होती। महापुरुष और ऐसी पावन विभूतियां तो विश्व की समस्त जातियों और समस्त देशों में उत्पन्न होती हैं। अल्लाह ने किसी भी देश व जाति को अपनी पावन विभूति तथा दिव्यज्ञान से वंचित नहीं रखा। इस बात को ईश्वरीयवाणी क़ुर्आन शरीफ़ में अनेक उपयुक्त उदाहरणों और दृष्टान्तों से स्पष्ट किया गया है। सर्वशक्तिमान परमात्मा ने समस्त देशों और सब जातियों के लोगों को शारीरिक आवश्यकताओं की पूर्ति के निमित्त जिस प्रकार विविध वस्तुएं प्रदान की और कर रहा है इसी प्रकार आध्यात्मिक आवश्यकताओं की पूर्ति के लिए भी उसने सब देशों और सब जातियों के लोगों के लिए विविध उपाय प्रदान किए और अब भी कर रहा है।"

(पैग़ामे सुलह)

परमेश्वर के साथ भक्त का सम्बन्ध।

हज़रत मिर्ज़ा बशीरुद्दीन महमूद अहमद साहिब, द्वितीय ख़लीफ़ा मुस्लिम जमाअत अहमदिय्या फ़र्माते हैं :

हमारा वास्तविक सम्बन्ध परमेश्वर से ही है क्योंकि हमारा सुख हमारी उन्नति, हमारी सफलता की समस्त सामग्री उसी ने उत्पन्न की है। हमारे जन्म का आदि कारण भी वही है एवं हमारे भविष्य का जीवन भी उसी की कृपा पर आश्रित है। उस से बढ़ कर न हमारे माता पिता हो सकते हैं, न हमारी सन्तान, न हमारे भाई न हमारी पत्नियां, न हमारे पति, न हमारे मित्र, न हमारे देशवासी, न हमारा राज्य, न हमारा देश, न हमारी जायदाद, न हमारा पद, न हमारा मान, न स्वयं हमारे प्राण क्योंकि ये समस्त वस्तुएं परमेश्वर के दातव्यों का एक अंश है एवं वह इस समस्त दान का दाता है। वास्तव में इन गुणों के वर्णन के पश्चात् जिन का उल्लेख ऊपर हो चुका है वह धर्म सत्य सिद्ध हो सकता है जो मनुष्य से यह याचना करे कि वह परमेश्वर के प्रेम और उसके मान को समस्त वस्तुओं के प्रेम एवं सब पदाधिकारियों के मान से ऊपर रखे एवं परमेश्वर की प्रसन्नता के लिए सब वस्तुओं का बलिदान करना पड़े तो कर दे। परन्तु परमेश्वर की प्रसन्नता को किसी और वस्तु पर न्यौछावर न करे। वह इस बात की याचना करे कि परमेश्वर के प्रेम मनुष्य के हृदय में सब वस्तुओं से अधिक होनी चाहिए एवं उसका स्मरण सब प्रियजनों के स्मरण से बढ़ कर होना चाहिए। उसकी सत्ता को एक दूर के देश के पर्वत अथवा नदी की भांति भौतिकीय वस्तु समझ कर नहीं छोड़ना चाहिए अपितु उसको प्रत्येक जीवन का स्रोत एवं प्रत्येक आशा का केन्द्र तथा प्रत्येक दृष्टि की सीमा बनाना चाहिए। इस्लाम यही शिक्षा देता है। पवित्र क़ुर्आन में परमेश्वर का कथन है :-

हे हमारे रसूल ! (हज़रत मुहम्मद साहिब !) तू कह दे, यदि तुम्हारे माता-पिता अथवा तुम्हारी सन्तान अथवा तुम्हारे भाई बहिनें अथवा तुम्हारी पत्नियां अथवा तुम्हारे पति अथवा तुम्हारी जाति अथवा तुम्हारी सम्पत्ति जिसे तुम परिश्रम से कमाते हो अथवा तुम्हारे व्यापार जिन में तुम्हें हानि का भय रहता है अथवा तुम्हारे घर जिनको तुम पसन्द करते हो परमात्मा एवं उसके रसूल (अवतार) एवं परमेश्वर की प्रसन्नता के लिए प्रयत्न करने की अपेक्षा तुम्हें अधिक प्रिय हैं तो तुम ईश्वर भक्त नहीं हो। तुम उस समय की प्रतीक्षा करो जब परमेश्वर तुम्हारे विषय में निर्णय करे। परमेश्वर प्रतिज्ञा भंग करने वालों को सफल नहीं किया करता।

एक मुसलमान कदापि मुसलमान नहीं कहला सकता जब तक उसका परमेश्वर से ऐसा ही सम्बन्ध न हो जिस का इस आयत में उल्लेख हुआ है। उसे परमेश्वर की प्रसन्नता के लिए प्रत्येक ईश्वरेतर वस्तु एवं प्रत्येक दूसरी भावना को बलिदान कर देना चाहिए। उसका प्रेम प्रत्येक वस्तु पर उसे ऊपर रखना चाहिए। एक अन्य स्थान पर परमेश्वर ईश्वर-प्रेम के चिन्ह का इस प्रकार उल्लेख करता है :-

(शेष पृष्ठ 2 पर)

(पृष्ठ 1 का शेष)

"ईश्वर भक्त वे हैं जो परमेश्वर को स्मरण करते रहते हैं। खड़े भी और बैठे भी और लेटे हुए भी। अर्थात् परमेश्वर का प्रेम उनके हृदय में ऐसा घर कर जाता है कि वह बार-बार उसके मिलने एवं उसके नैकट्य की इच्छा करता है एवं जिस प्रकार एक प्रेमी अपने प्रेमी को प्रतिक्षण स्मरण करता रहता है इस से भी बढ़-कर ऐसा मनुष्य परमेश्वर के स्मरण करने में व्यस्त रहता है। उसके उपकार एवं उसके गुण तथा उसके नैकट्य की अभिलाषा और उस से एकमेक हो जाने की उत्कण्ठा उसके हृदय में बार-बार बलवती रहती है। यहां तक कि दिन को कार्य करते समय अथवा विश्राम के लिए बैठने के समय अथवा रात्रि को निद्रा के समय भी भक्त का ध्यान उसकी ओर ही रहता है।"

(आले इमरान)

इसी प्रकार परमेश्वर का कथन है :-

"ईश्वर भक्त केवल वे लोग हैं जिनके दिल पर परमेश्वर का ऐसा आतंक होता है कि यदि उसका नाम उसकी मण्डली में आ जाए तो उनके हृदयों में परमेश्वर के भय की तरंग उत्पन्न हो जाती है एवं जब परमेश्वर की वाणी उनके सम्मुख पढ़ी जाए तो उनका हृदय विश्वास और ईमान मे परिप्लावित हो जाता है। वे अपने पालन कर्ता परमेश्वर पर भरोसा रखते हैं अर्थात् प्रत्येक कार्य पूर्ति का आधार उसी की सहायता को समझते हैं और अपनी समस्त सफलताओं को उसी की कृपा के आश्रय समझते हैं।"

(अनफ़ाल)

मैं इस स्थान पर एक सन्देह का निवारण कर देना उचित समझता हूं जो प्रायः इस्लाम के विषय में किया जाता है। वह यह कि (कुछ लोगों का विचार है कि) इस्लाम इस बात की शिक्षा देता है कि भौतिक साधनों से मनुष्य को कोई काम ही नहीं लेना चाहिए एवं अपने कार्य परमेश्वर पर छोड़ देने चाहिएं। इस में कोई सन्देह नहीं कि कुछ लोगों में ऐसे विचार पाए जाते हैं किन्तु इस्लाम की कदापि यह शिक्षा नहीं समस्त पवित्र क़ुर्आन इन आयतों से भरा हुआ है कि संसार की वस्तुएं हमने मानव के हित के लिए उत्पन्न की हैं अतः उनको त्यागना उनकी इच्छा के अनुसार कैसे हो सकता है। एक स्थान पर परमेश्वर का पवित्र कथन है :-

प्रत्येक कार्य के लिए हमने जो ढंग निश्चित किए हैं उनके द्वारा वह कार्य करो अर्थात् साधन और स्रोत भी परमेश्वर के उत्पन्न किए हुए हैं उन्हीं के द्वारा कार्य करना चाहिए।"

हे मुसलमानों! वह समस्त सामग्री जिस से सफलता हो सकती है अपने पास रखो।" एक स्थान पर कथन है कि :-

"जब यात्रा को निकलो तो अपने पास यात्रा की सामग्री अवश्य रख लिया करो। इसी प्रकार हज़रत मुहम्मद साहिब के विषय में आता है कि एक व्यक्ति आप के पास आया। आप ने उस से पूछा कि तूने ऊँट किस के सुपुर्द किया है? उस ने उत्तर दिया, हे परमेश्वर के अवतार मैंने परमेश्वर पर भरोसा करके उसको छोड़ दिया है। आप ने कहा कि यह भरोसा नहीं है। भरोसा यह है कि तू पहले ऊँट का घुटना बाँध, पुनः परमेश्वर पर भरोसा कर। आप के कथन का तात्पर्य यह है कि भरोसा साधनों का त्याग देने का नाम नहीं अपितु इस बात पर विश्वास का नाम है कि परमेश्वर एक सजीव परमेश्वर है। वह संसार का निर्माण करके रिक्त हस्त हो कर नहीं बैठ गया अपितु अब भी उस का आदेश संसार में चलता है। समस्त कार्यों के परिणाम उसी के आदेश से निकलते हैं। वह उस भक्त की जो उस पर विश्वास रखता है उस समय रक्षा करता है जब वह असावधान होता है एवं उस अवस्था में उसके कार्य की निगरानी करता है जब वह सामने नहीं होता। ★

भारत में अहमदिय्या जमाअतों के पदाधिकारियों का निर्वाचन।

जमाअतों में वर्तमान पदाधिकारियों की अवधि 30 जून, 1995 को समाप्त हो रही है। अतः जमाअतों के अमीर सदर साहिबान से निवेदन है कि वे अपनी-अपनी जमाअत में आगामी तीन वर्ष के लिए नए पदाधिकारियों का चुनाव 31 मार्च, 1995 तक करवा कर नज़ारत उलिया में भिजवा दें। स्पष्ट रहे कि नए पदाधिकारियों का चुनाव जुलाई 95 से 30 जून, 1998 तक की अवधि के लिए होगा।

निम्नोक्त पदाधिकारियों की स्वीकृति नज़ारत उलिया से दी जाती है।

अमीर/नायब अमीर/सदर/नायब सदर/जनरल सैक्रेटरी/सैक्रेटरी माल, तब्लीग़ व तरबियत, तालीम, उमूरे आम्मा व ख़ारिजा, वसाया, इशाअत, वक़्फ़े नौ, ज़ियाफ़त, रिश्ता नाता, आडीटर अमीन, मुहासिब।

मजलिस ख़ुद्दामुल अहमदिय्या व अन्सारुल्लाह से सम्बन्धित पदवियों, सैक्रेटरी तहरीके-जदीद, वक़्फ़े-जदीद, इमाम-उस-सलात, और क़ाज़ी की स्वीकृति सम्बन्धित दफ़्तर से ली जाए।

★ निर्वाचित नियमों का परिपत्र सभी जमाअतों को भिजवाया जा चुका है।

★ जिन जमाअतों में 'इमारत' का निज़ाम क़ायम है, वहां के लिए अलग परिपत्र भिजवाया जा चुका है।

नोट :- ऐसे व्यक्ति जिन के प्रति गत छः मास के लाज़मी चन्दों का बक़ाया हो, उनको इस चुनाव में भाग लेने की आज्ञा न होगी।

नाज़िर आला
सदर अंजुमन अहमदिय्या, क़ादियान

★ अस्तु, इस बात पर पूर्ण विश्वास करने का नाम-कि परमेश्वर अब भी अपने भक्तों की सहायता करता है और उनकी विवशता की अवस्था में उसका सहयोग देता है एवं नाना साधनों और सामग्री के होते हुए भी यदि उसका प्रकोप प्रकट हो तो कोई सफलता नहीं हो सकती भरोसा है। साधनों को तिलान्जलि दे देने का नाम भरोसा नहीं। अतः भरोसा एक हार्दिक अवस्था को कहते हैं न कि किसी बाह्य क्रिया अथवा कर्म के त्याग को।

इसी प्रकार एक स्थान पर परमेश्वर का कथन है :-

व रिज़वानुल्लाहे अकबरो। (सूर: तोबा रुकूअ-9)

अर्थात् परमेश्वर की प्रसन्नता एवं उसकी इच्छा सर्वोपरि है अर्थात् भक्त को परमेश्वर से सम्बन्ध का आधार किसी सांसारिक अथवा परलौकिक पुरस्कार को नहीं बनाना चाहिए अपितु जो वस्तु उसके उपलक्ष होनी चाहिए वह केवल मात्र परमेश्वर की प्रसन्नता एवं उसकी इच्छा है। जब परमेश्वर उसका प्रिय हो तो उसकी इच्छा पर किसी और वस्तु को ऊपर समझना अपने प्रेम को नीचा दिखाना है।

उपरोक्त उद्धाहरणों से जो केवल बानगी रूप में उपस्थित किए गए हैं यह भली प्रकार विदित हो सकता है कि इस्लाम भक्त से और परमेश्वर से किस प्रकार का सम्बन्ध रखने की आशा रखता है एवं यहां तक मेरा विचार है प्रत्येक व्यक्ति जो सच्चे अर्थों में परमेश्वर पर विश्वास रखता है इस बात में हम से सहमत होगा कि यदि कोई परमेश्वर है तो उस से हमारा ऐसा ही सम्बन्ध होना चाहिए।

बब्बल प्रैस, क़ादियान फोन 20121, घर 20611

प्रिन्टर व पब्लिशर मनीर अहमद हाफ़िज़ाबादी क़ादियान